رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارالامان قادیان بیبی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ؏ (۲) خواص معاونین سے ؏ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذہب والوں سے ؏
(۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے دو روپیہ بارہ آنے (؏ ۱۲)

نمبر ۴۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۶ - رمضان المعظم ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

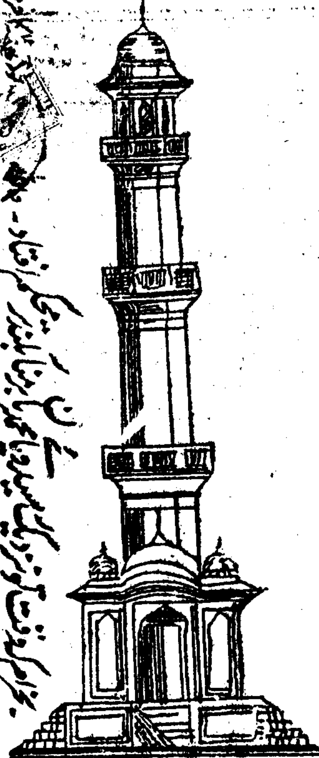

فہرست مضامین

(۱) روزانہ الحکم کا اجرا - دارالامان کا ہفتہ - تازہ الہامات و رؤیا - درخواست دعا ص اوّل
(۲) حیرت کی حیرانی - یعنی حضرت اقدس کی دہلی تشریف آوری پر حیرت صاحب کی حیرانی میں مزید اضافہ ص ۲
(۳) سفرنامہ دہلی - ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا - ص ۳ تا ۵
(۴) سلسلہ عالیہ کی ضروریات اور مہمات ص ۵ - ۶
(۵) یادگار کریمی - استفسار اور ان کے جواب ص ۶
(۶) مرثیہ وفات حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب صافی مرحوم مغفور + مراسلات ص ۷ تا ۹
(۷) شاہی سیاحت - ص ۹ تا ۱۱
(۸) ایک ضروری خط ص ۱۱
(۹) طرسطیان مدرسہ + چندہ بھیجنے والے احباب توجہ کریں - عید آگئی اور اظہار مروت کا وقت آگیا - ص ۱۲
(۱۰) اشتہارات ص ۱۳ - ۱۴

روزانہ الحکم کا اجرا

وہ لوگ جن کے دل میں الحکم کی خاص وقعت ہے اور اسے اپنی ضروریات زندگی کا ایک لاینفک جزو سمجھتے ہیں الحکم کے روزانہ اجرا پر مسرت بخش اور حوصلہ افزا تحریریں بھیج رہے ہیں جو امید دلاتی ہیں کہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۰۵ء تک مطلوبہ درخواستیں پوری ہو جائینگی - ابھی تک جسقدر درخواستیں آئی ہیں گو ان کی تعداد کیسی ہی کم ہو مگر اس حیثیت سے کہ اجرا روزانہ کیلئے جسقدر درخواستیں سردست تجویز کی گئی تھیں انہیں صرف پچاس درخواستوں کی کمی ہے - گویا نصف درخواستیں آچکی ہیں - تو یہ کمی کمی نہیں بلکہ اطمینان بخش ہے - میں اب روزانہ کی **ضرورت اور اہمیت** پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا بلکہ قدردان و بہی خواہان الحکم کو مناسب ہے کہ وہ اس تعداد کو پورا کریں - جن حضرات نے ابھی تک اپنی درخواستیں نہیں بھیجی ہیں وہ جلد بھیجدیں **روزانہ** کی صورت اور ترتیب کا اندازہ کرنیکے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء کے الحکم کے ساتھ نمونہ کا ایک پرچہ شائع کر دیا جائیگا - میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا اگر قوم نے پسند کیا اور اسکی خریداری اور اعانت میں ہاتھ بڑھایا اور درخواستیں پوری ہوگئیں تو انشاء اللہ العزیز اسکا اجرا ہو جائیگا ورنہ جیسا میں نے پہلے ظاہر کیا تھا - میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کے وقت کا انتظار کرونگا جو روزانہ کے اجرا کے کیلئے مقدر ہوگا -
وما توفیقی الّا باللّٰہ العلی العظیم -

بعض احباب نے قیمت کے متعلق بھی لکھا ہے کہ موجودہ اردو کے روزانہ اخباروں سے زیادہ ہے - یہ سچ ہے مگر اسکی وجہ صرف کمی اشاعت اور قادیان ایسے مقام میں اسکا اجراء ہے میں لکھ چکا ہوں کہ جسوقت اشاعت چہ ہزار ہو جائیگی - فوراً قیمت ؏ ۸ سالانہ کر دی جائیگی اور حجم بھی بڑھا دیا جائیگا - آئندہ جسطرح رب کریم کو منظور ہو
خاکسار **یعقوب علی** ایڈیٹر الحکم قادیان

دارالامان کا ہفتہ

(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت الحمد للہ اچھے ہیں -
(۲) حضرت حکیم الامۃ کی صحت بھی نسبتاً اچھی ہے اور وہ بدستور خدمت دین و اشاعت کلام مبین میں مصروف
(۳) مولوی عزیز بخش صاحب بی - اے ریکارڈ کیپر ڈیرہ غازیخان مع اہل و عیال سعادت اندوز حضرت ہوئے ہیں - انکی طبیعت کسی قدر ناساز ہوگئی تھی - الحمد للہ اب اچھے ہیں -
ایسا ہی چودہری غلام احمد صاحب بی - اے انسپکٹر ڈاکخانجات ایک ماہ کی رخصت لیکر یہاں آنے والے ہیں -
(۴) ہفتہ زیر اشاعت کے الہامات اور رؤیا درج ذیل ہیں -

تازہ الہامات و رؤیا

۱۹ - نومبر ۱۹۰۵ء - کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھدو -
ایک رؤیا میں دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے مگر اس سے کوئی زخم اور درد نہیں ہوا خفیف سا خون نکلا ہے والد صاحب مرحوم تے اسے دیکھا ہے تو علاج بھی بتایا ہے اور جو کچھ فرمایا ہے اسکا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فکر کی بات نہیں -
۲۰ - نومبر ۱۹۰۵ء - اِنّی مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ
ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں - اے رسول اللہ کے بیٹے -
(۲) سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں - جمع کرو - عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ -
چندروز ہوئے - مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا - پہلے کچھ باتیں ہوئیں - پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہیں - آؤ ان سے دعا کرائیں - تب میں نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں - کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے - اس کے جواب میں انہوں نے کہا - تحصیلدار - میں نے کہا - یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں - جس امر کیلئے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے - آپ وہ دعا کریں - تب انہوں نے دعا کے واسطے سینہ تک ہاتھ اٹھائے - مگر اونچے نہ کئے - اور کہا اکیس - میں نے کہا - کھول کر بیان کرو - مگر انہوں نے کچھ کھولکر نہ بیان کیا - اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے - اور پھر چلے گئے -

فرمایا تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں - ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا - دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قایم کرنا - اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے - کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے - اور توحید کو زمین پر پھیلاوے - دوسرے یہ کہ حکم عدل ہوکر امت محمدیہ کو باہمی عدل پر قایم کرے -

درخواست دعا

۱ - ماسٹر عبدالحق صاحب سابق سب پوسٹماسٹر بدستور دعا کی درخواست کرتے ہیں -
۲ - ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم مصنف اختیار الاسلام عرصہ سے بیمار ہیں ان کے لئے دعا کی جاوے -
۳ - ایڈیٹر الحکم کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرانبار ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی توفیق دے -

حیرت کی حیرانی

مضمون حیرت کی حیرانی کا پہلا حصہ میرے عزیز اور واجب الاحترام بھائی منشی عبد العزیز صاحب دہلوی نے شایع کیا تھا اور پھر حضرت حجۃ اللہ کے قیام دہلی کے ایام میں اسکا دوسرا حصہ بھی شایع کیا۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس کتاب کی جسقدر اشاعت ضرور تھی افسوس ہے اسپر پوری توجہ نہیں کی گئی۔ برادرم منشی عبد العزیز صاحب نے اس کتاب کی اشاعت سے محض رضاء الٰہی اور اعلاء حق مقصود رکھا ہے۔ اور ایک کثیر تعداد اس سال کی اس زہر کے تریاق کیلئے شایع کی جو مرزا حیرت نے اپنے اخبار کے ذریعہ پہیلانا چاہا ہے۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں اور اپنے محترم بھائی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں احمدی جماعت کو خصوصیت کے ساتھہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کتاب کی متعدد جلدوں کی قیمت بالطور اعانت زر نقد برادرم عبد العزیز کے پاس بھیجدیں تاکہ وہ اسکی مفت اشاعت کے سلسلہ میں وسعت دے سکیں۔ بہر حال اسوقت میرا مقصد اس مضمون پر ایک نوٹ لکھنا ہے جو آج ۲۳ نومبر کی ڈاک میں منشی عبد العزیز صاحب نے الحکم میں شایع ہونے کو بھیجا ہے اگرچہ میں پہلے ہی اس امر کا بڑے تحدی کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں کہ منشی عبد العزیز صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دہلی کے سانپ کے کچلنے کے لئے خاص دل و دماغ دیا ہے۔ مگر اس مضمون کو پڑھ کر میری مسرت اور بھی زیادہ بڑھ گئی۔ یہ مضمون انہوں نے مرزا حیرت کے چیلنج مباحثہ کے جواب میں لکھا ہے اور طرز اللہ تعالیٰ نے انہیں القا کیا ہے کہ وہ حیرت کے جواب حیرت کی اپنی ہی تحریریں پیش کیا کرتے ہیں۔ اسمیں انہوں نے کمال کر دیا ہے۔ میں اس مضمون کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ کاش مرزا حیرت آزاد اخبار نویسی کے مفہوم سے واقف ہوتا۔ اور وہ حق وباطل کے فیصلہ کا دلی خواہشمند ہوتا تو ایسے مضامین اسی اخبار میں چھاپنا اسکا فرض تھا۔ کیا وہ اپنی آزاد منشی اور انصاف پسندی کا ثبوت دے سکتا ہے اس مضمون کو اپنے اخبار میں چھاپ کر؟ کبھی نہیں۔ اب میں کسی لمبی تمہید کے بدون اس مضمون کو درج کرتا ہوں۔ ایڈیٹر

حضرت اقدس کی دہلی تشریف آوری پر حیرت صاحب کی حیرانی میں مزید اضافہ

ہوا وہ یہ کہ حیرت صاحب نے حیرت زدہ ہو کر یکم نومبر ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ میں حضرت اقدس کو مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔ حیرت صاحب کی اس قسم کے چیلنجوں کی حقیقت کا پردہ اچھی طرح سے حیرت کی حیرانی حصہ دوم میں اٹھا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس قسم کی حرکات حیرت صاحب کی معمولی باتوں میں شامل ہیں۔ اب تک تمام مشاہیر قوم کو وہ یکے بعد دیگرے چیلنج دے چکے ہیں اور جب کسی نے انکی ان حرکات پر توجہ نہ کی تو جھوٹی اور بے بنیاد باتیں انکی طرف منسوب کر کے انکو اشتعال دلانے کی کوشش کی تا کہ کسی طرح وہ حیرت صاحب کی طرف توجہ کریں لیکن جب کسی نے بھی حیرت صاحب کو مونہہ نہ لگایا اور انکو قابل خطاب نہ سمجھا تو اس ناکامی کے داغ کو مٹانے کیلئے انکی نظریں قادیان کی طرف اٹھیں اور چند بے سرو پا مضامین کے ذریعہ احمدی مشن پر حملے کرنے شروع کر دیئے جنکا فرداً فرداً جواب حصہ دوم میں ہی دیا جا چکا ہے۔ لہذا حیرت صاحب کا یہ فرض تھا کہ ان مسائل کی طرف توجہ کر کے وہ اپنی حیرانی کو رفع کرنے کی کوشش کرتے لیکن ایسا کرنا تو درکنار اپنے اخبار کے کسی پرچہ میں بھی ان مسائل کا اشارہ تک کرنے کی انکو جرأت نہ ہوئی جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انکا کیا کچھ اثر حیرت صاحب کے دل ودماغ پر ہوا ہے۔ بجائے اسکے کہ وہ ان مسائل کیطرف توجہ کرتے ہیں انہوں نے اس موقعہ کو اپنی نمود کیلئے غنیمت سمجھ کر نئے سرے سے حضرت اقدس کو چیلنج دیا۔ میرے محترم بھائی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے اس چیلنج کا معقول جواب دیکر خود مناظرہ کرنیکے لئے مستعدی ظاہر کی نیز جماعت دہلی نے بھی ایک اشتہار کے ذریعہ حیرت صاحب کو جواباً لکھا کہ خواہ شیخ صاحب سے اور خواہ مفتی صاحب سے جو دونوں ایڈیٹران اخبار ہونیکی وجہ سے آپ سے مناظرہ کرنیکا حق رکھتے ہیں آپ مناظرہ کر لیں۔ اگر حیرت صاحب کی غرض دراصل حق طلبی ہوتی تو سادگی کے ساتھہ مناظرہ کیلئے تیار ہو جاتے لیکن انہوں نے ایک اور اشتہار جواباً شائع کر دیا جسکی چند باتیں غور طلب ہیں۔ اول میں حیرت صاحب کے اشتہار کی اصل عبارت نقل کر دیتا ہوں اور آسانی کیواسطے مختلف مقامات پہ نمبر لگاتا جاتا ہوں بعدہ اسی سلسلہ سے نمبر وار ہر ایک فقرہ کے متعلق مختصر سی بحث کرونگا۔ تاکہ ناظرین با سانی اصل حقیقت کو سمجھہ لیں۔

حیرت صاحب کے اشتہار کی عبارت یہ ہے:۔ (۱) یعنے یکم نومبر کے کرزن گزٹ میں یہ لکھا تھا کہ آپ آجکل دہلی میں تشریف لائے ہیں یہ موقع بہت اچھا ہے اسکا جواب آپ نے تو دیا نہیں لیکن اپنے مرید کی طرف سے دلوا دیا اور نہ صرف جواب (۲) بلکہ خلاف تہذیب مجھہ پر ذاتی حملے کئے یعنے یہ لکھا کہ مرزا حیرت جو اپنی شہرت اور نمود کے بڑے دلدادہ اور شیدا معلوم ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ (۳) حالانکہ میں نے اپنے اخبار میں کوئی خلاف تہذیب بات نہ لکھی تھی نہ انشاء اللہ اب میں لکھونگا ۔۔۔۔۔۔ (۴) آپنے اپنے مرید سے خواہ مخواہ ایک طول طویل جواب لکھوا دیا جس کا سر نہ پیر مرید نے خود ہی شرطیں بھی طے کر لیں اور لکھا کہ ممات وحیات مسیح پر مناظرہ ہوگا (۵) افسوس ہے انہوں نے کرزن گزٹ میں میری گذشتہ تحریریں نہیں دیکھیں میں ایسی بحثوں کو محض لغو اور بیکار سمجھتا ہوں میری طرف سے حضرت مسیح ایک بار نہیں سو بار فوت ہو جاویں اسپر کچھہ اسطرح کا دارومدار نہیں ہے (۶) ہاں ایک شخص کو خواہ مخواہ مسیح ابن مریم تسلیم کر لینا بحث طلب ہے۔"

مذکورہ بالا حیرت زدہ خیالات پر اب میں نمبر وار بحث کرتا ہوں۔

فقرہ نمبر ۱ - حق وباطل کا لفظ زبان وقلم سے نکال دینے کے لئے تو بہت آسان بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آیا حیرت صاحب نے ان الفاظ کے مفہوم کو سمجھنے کی بھی کبھی تکلیف اوٹھائی ہے یا نہیں اور ان کو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ ان الفاظ کا کیا مفہوم ہے اور جسکو میں ابھی ثابت کئے دیتا ہوں مذکورہ بالا فقرہ نمبر ۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل تعجب حیرت صاحب کی مراد حق وباطل سے حضرت اقدس کا دعویٰ مسیح موعود ہے لیکن حیرت صاحب اپنے اون اعتراضات کے سلسلہ میں جن کا ذکر انہوں نے فقرہ نمبر ۵ میں کیا ہے کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء پر مفصلہ ذیل خیالات ظاہر کر چکے ہیں:۔ "جو جدید مسایل مرزا صاحب اب تک پیش کر چکے ہیں ہمیں ان سے کچھہ بحث نہیں اسلئے کہ ہم ان مسائل کو بہت معمولی بات سمجھتے ہیں اگرچہ مرزا صاحب کے حریفوں نے بہت سی ضخیم ضخیم کتابیں ان مسائل میں لکھدی ہیں اور مرزا صاحب سے کئی سال تک ان کی بابت تو تو میں میں بھی۔ مگر ہمارے خیال میں وہ باتیں ایسی نہیں ہیں جنکا ذکر بھی کیا جاوے ہم نہایت فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے ان معاملات میں مرزا صاحب ہی کو ڈگری دیتے ہیں"

مذکورہ بالا عبارت کے بعد حیرت صاحب نے دو نمبروں میں وفات مسیح اور انکا کشمیر میں مدفون ہونے کی بابت ڈگری دی ہے اور ان دو ڈگریوں کے بعد نمبر ۳ کو اسطرح سے شروع کیا ہے۔

"تیسری بات یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے کو مثیل مسیح کہتے ہیں اچھا ہم تسلیم کرتے ہیں آپ مثیل مسیح سہی جبکہ حضور انور صلعم کی مرحوم امت کا ہر فرد مثل انبیائی بنی اسرائیل کے ہے اور ہو سکتا ہے پھر اگر مرزا صاحب مثیل مسیح ہو گئے تو کیا غضب ہو گیا ہمیں اسکی تردید کی کیا ضرورت ہے"

اب کون شخص اسبات سے انکار کر سکتا ہے کہ حق وباطل کے مفہوم کو حیرت صاحب سمجھہ ہی نہیں سکتے ہیں بلکہ اس قسم کے الفاظ کی حد قلم وکاغذ تک ہی محدود رہے ان حالات پر میں حیرت صاحب ہی کی کانشنس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایمانداری کے ساتھہ اسبات کا فیصلہ کر کے بتائیں کہ کسی معاملہ میں اول تو فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے ڈگری دیدینا اور بعد میں اسی کو باطل قرار دینا کیا تنگ دلی اور کم ظرفی کی دلیل نہیں ہے اور کیا آپ کی یہ حرکات ایڈیٹر الحکم کے اون الفاظ کی تصدیق نہیں کرتے جنکو آپ نے لکھا ہے کہ وہ خلاف تہذیب ہیں اور فقرہ نمبر ۲ پر اوپر لکھے جا چکے ہیں۔

فقرہ نمبر ۳ - حیرت صاحب کے گذشتہ حالات اسبات کی شہادت دے رہے ہیں کہ خلاف تہذیب الفاظ لکھے بغیر وہ مشکل سے کوئی سطر بھی لکھہ سکتے ہوں جیسا کہ میں نے حیرت کی حیرانی حصہ دوم میں اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ یکم اپریل سنہ کے اخبار میں حیرت صاحب نے اسی قسم کی امید دلائی تھی کہ آپکے مضامین ہماری جماعت کے متعلق مہذبانہ اور شریفانہ الفاظ میں ہونگے۔ لیکن جن الفاظ سے احمدی جماعت اور حضرت اقدس کو یاد کیا ہے اور جنکی فہرست میں رسالہ ہذا کے صفحات ۶ و ۷ پر دے چکا ہوں۔ انسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھٹیارا جو اپنے فن میں کامل اور پورا مشاق ہو ہرگز ان الفاظ سے بڑھکر گالیاں نہیں دے سکتا ہے۔

فقرہ نمبر ۴:- شیخ صاحب نے وفات مسیح کے مسئلہ کو مقدم کرنے میں دراصل یہ حکمت سمجھی تھی کہ میاں حیرت نے اپنی ذاتی تحریرات میں کسی جگہ بھی قطعی طور پر یہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں لیکن ترجمہ قرآن میں (جسکی بابت میں نے رسالہ حیرت کی حیرانی میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی کرایہ کے آدمی کا کیا ہوا ہے) کسی کرایہ کے آدمی نے اپنے خیالات کو داخل کر دیا ہے ممکن ہے کہ وہ حیرت صاحب کی نظر سے پوشیدہ رہ گئے ہوں۔ اسلئے ترجمہ قرآن کی اصلاح ہو جاوے جس سے عوام الناس کو بھی فائیدہ پہنچ جاوے۔

فقرہ نمبر ۵ - یہ افسوس سب سے پہلے حیرت صاحب پر ہے اسلئے کہ ایڈیٹر الحکم پر تو آپ گذشتہ تحریرات نہ دیکھنے کیوجہ سے افسوس کرتے ہو لیکن تم کو خود یہ پتہ نہیں ہے کہ میں پہلے کیا لکھ چکا ہوں۔ جیسا کہ اوپر ڈگری والے معاملہ میں اسبات کو بھی ثابت کر چکا ہوں اور آپ کی تحریرات سے ہم اسقدر واقف ہیں کہ آپ خود ان سے اسقدر واقف نہیں ہیں اور ان کا حسن وقبح اچھی طرح سے ۳ حصوں میں دکھایا گیا ہے۔

حیرت صاحب نے اپنے اشتہار کے اوس مضمون کے بعد جسپر ابھی میں بحث کر چکا ہوں اسبات پر زور دیکر مضمون کو ختم کیا ہے کہ چونکہ یہ معاملہ مرزا صاحب کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اسلئے انہی کو بالمشافہ مجھسے گفتگو کرنی چاہیئے۔ میاں حیرت کا یہ خیال محض لغو ہے طالب حق کے لئے کیا ضرورت ہے کہ وہ اس قسم کی قیدیں لگاتا پھرے حضور جبکہ دہلی کے مختلف لوگ برابر حضرت اقدس سے بالمشافہ سوال کرتے اور جواب پاتے تھے اگر نمود اور شہرت طلبی کا خیال آپکے دماغ میں نہ ہوتا تو آپ کو بھی ایسا ہی موقع دیا جاتا۔ لیکن جس حالت میں کہ ہمارے پاس اسبات کے کافی ثبوت موجود ہیں کہ آپکی اغراض سوا نمود کے اور کچھ بھی نہیں تو آپکا خطاب کرنا ہی فضول تھا آپ خود خیال کریں کبھی تو مسیح موعود ہو کر آپ آسمان سے فتح گڑھ کی چھت پر اترتے ہیں کبھی الہامات آپکو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ قرآن وحدیث کے ایک ایک لفظ سے اپنے دعوے کی تصدیق پیش کریں لیکن جب آپکے اس قسم کے خیالات کو مختلف پہلوؤں سے جانچ کر آپ سے کچھہ دریافت کیا جاتا ہے تو بجائے اسکے کہ معقول طور پر کچھہ بیان کرو عورتوں کی طرح سے آپ کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ "مرزا صاحب یا ان کے مریدوں کا دینا نہیں آتا ہے وغیرہ وغیرہ" (اسپر حصہ اول میں میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔)

آپکی اسحالت کیوجہ سے آپسے اعراض کرنا اور حضرت اقدس کا آپ کو خود مخاطب نہ کرنا ضروری تھا۔ یہ چند سطریں میاں حیرت کے اشتہار کے جواب میں عام واقفیت اور فائدہ کے واسطے لکھدی ہیں اسلئے کہ اس بارہ میں میرے پاس کئی خط بطور استفسار آچکے ہیں۔ — عبدالعزیز بزاز دہلی دفتر انجمن مغربی۔

سفرنامہ دھلی

ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا

مین نے الحکم کی گذشتہ اشاعت مین وعدہ کیا تھا کہ اگلی اشاعت سے سفر دہلی کا سفر نامہ شایع کرنا شروع کرون گا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مین آج اس سلسلہ کو شروع کرنے کے قابل ہؤا ہون - اللہ تعالے توفیق دے کہ مین اسکو ختم کرسکون - آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا
ایڈیٹر

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کا تعلق دھلی سے

اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان عظیم الشان نشانات مین سے (جو آپ کی تصدیق دعوے کے رنگ مین اللہ تعالےٰ نے ظاہر کئے ہین) دہلی بھی ایک **مظہر نشان** ہے - میرے اپنے مذاق اور اعتقاد مین یہ سفر نامہ ناکمل رہ جائیگا اگر **اس نشان** کا ذکر مین نہ کرون - اور یہی **نشان حضرت اقدس** کے تعلقات دہلی کا اصل باعث ہے -

ممکن ہے بعض جلد باز طبیعتین سفر نامہ مین ایسی باتون کا اندراج غیر ضروری یا باعث طوالت سمجھین مگر مین اس کی پروا نہین کرون گا - اسلئے کہ آیات اللہ کی تلاوت اور تکرار ہمیشہ مومنین کے ازدیاد ایمان اور اطمینان کا موجب ہؤا کرتا ہے - اس سے ان کی امیدین اللہ تعالیٰ پر وسیع ہوتی ہین اور انکے ایمان مین رسوخ اور جدت پیدا ہوتی ہے - اور اس **نشان** ذی شان کا بیان نکرنا گویا معصیت ہے خود اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فخر کے ساتھہ (جو امابنعمت ربك فحدث کے ماتحت ضروری تھا) اس **نشان** کو ظاہر کیا ہے - اور یہ ایک نشان نہین بلکہ کئی نشانون کا مجموعہ ہے اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود اعلےٰ حضرت ہی کے الفاظ مین ان کا ذکر کیا جاوے - دہو ہذا -

عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہؤا ہے کہ مین نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر چند آدمیون کو ہندوؤن اور مسلمانون مین سے اس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ انا نبشرك بغلام حسین - یعنے ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہین - مین نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سنایا جو اتبک زندہ ہے اور بباعث میرے دعوے مسیحیت کے مخالفون مین سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سنایا اور دو ہندوؤن کو جو آمد و رفت رکھتے تھے یعنے شرمپت اور ملاوامل ساکنان قادیان کو بھی سنایا اور لوگون نے اس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہوچکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی - لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابھی لکھتا ہون دہلی مین میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے - اس بیان کی تمام یہ لوگ تصدیق کرینگے - بشرطیکہ قسم نمونہ نمبر ۲ دیکر پوچھا جائے اور حافظ نور احمد سخت مخالف ہے مگر نمونہ نمبر ۲ کی قسم اسکو بھی سچ بولنے پر مجبور کریگی -

تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہؤا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہؤا ہے ؟ مینے اسکو یہ الہام سنایا جسکو مین کئی دفعہ اپنے مخلصون کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکرٌ و ثیّبٌ - جس کے یہ معنے ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مین نے ظاہر کئے کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین میرے نکاح مین لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ - چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہوگیا اور اسوقت بفضلہ تعالےٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہین اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے - مین نہین یقین کرسکتا کہ مولوی محمد حسین بوجہ شدت عناد اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت بیان کرسکے لیکن اگر حلف مطابق نمونہ نمبر ۲ دیجائے تو اس صورت مین امید ہے کہ سچ بول دے -

تخمیناً سولہ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مین نے شیخ حامد علی اور لالہ شرمپت کھتری ساکن قادیان اور لالہ ملاوامل کھتری ساکن قادیان اور جان محمد مرحوم ساکن قادیان اور بہت سے اور لوگون کو یہ خبر دی تھی کہ خدا نے اپنے الہام سے مجھے اطلاع دی ہے کہ ایک شریف خاندان مین وہ میری شادی کرے گا اور وہ قوم کے سید ہونگے + اور اس بیوی کو خدا مبارک کرے گا اور اس سے اولاد ہوگی - اور یہ خواب اون ایام مین آئی تھی کہ جب مین بعض اعراض اور امراض کیوجہ سے بہت ہی ضعیف اور کمزور تھا بلکہ قریب ہی وہ وہ زمانہ گذر چکا تھا جبکہ مجھے دق کی بیماری ہوگئی تھی اور بباعث گوشہ گزینی اور ترک دنیا کے اہتمامات تاہل سے دل سخت کارہ تھا اور عیالداری کے بوجھ سے طبیعت متنفر تھی تو اس حالت پُرملالت کے تصور کے وقت یہ الہام ہؤا تھا

ہرچہ باید نوعروسے را ہمہ ساماں کنم

یعنے اس شادی مین تجھے کچھہ فکر نہین کرنا چاہیئے ان تمام ضروریات کا رفع کرنا میرے ذمہ رہے گا سو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق اس شادی کے بعد ہر ایک بار شادی سے مجھے سبکدوش رکھا اور مجھے بہت آرام پہونچا - کوئی باپ دنیا مین کسی بیٹے کی پرورش نہین کرتا جیسا کہ اس نے میری کی - اور کوئی والدہ پوری ہشیاری سے دن رات اپنے بچے کی ایسی خبر نہین رکھتی جیسا کہ اس نے میری رکھی - اور جیسا کہ اس نے بہت عرصہ پہلے براہین احمدیہ مین یہ وعدہ کیا تھا کہ **یا احمد اسکن انت و زوجك الجنۃ** - ایسا ہی وہ بجا لایا - معاش کا غم کرنے کے لئے کوئی گھڑی اس نے میرے لئے خالی نہ رکھی اور خانہ داری کے مہمات کے لئے کوئی اضطراب اس نے میرے نزدیک آنے نہ دیا - ایک ابتلا مجھکو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور مین بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا - اور دو مرضین یعنے ذیابیطس اور دردسر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھین جن کے ساتھہ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا اسلئے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ مین میری زندگی تھی اسلئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستون نے افسوس کیا اور ایک خط جسکو مینے اپنی جماعت کے بہت سے معزز لوگون کو دکھلایا ہے جیسے اخویم مولوی نورالدین صاحب اور اخویم مولوی برہان الدین وغیرہ مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے ہمدردی کی راہ سے میرے پاس بھیجا کہ آپ نے شادی کی ہے اور مجھے حکیم محمد شریف کی زبانی معلوم ہؤا ہے کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے - اگر یہ امر آپ کی روحانی قوت سے تعلق رکھتا ہے تو مین اعتراض نہین کرسکتا کیونکہ مین اولیاء اللہ کے خوارق اور روحانی قوتون کا منکر نہین ورنہ ایک بڑے فکر کی بات ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے - یہ ایک چھوٹے سے کاغذ پر رقعہ ہے - جو اتبک اتفاقاً میرے پاس محفوظ رہا ہے اور میری جماعت کے پچاس کے قریب دوستون نے بچشم خود اسکو دیکھ لیا اور خط پہچان لیا ہے اور مجھے امید نہین کہ مولوی محمد حسین صاحب اس سے انکار کرین اور اگر کرین تو پھر حلف دینے سے حقیقت کھل جائیگی - غرض اس ابتلا کے وقت مین نے جناب الٰہی مین دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائین تبلائین اور مین نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائین میرے مونہ مین ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دوا مین نے طیار کی اور اس مین خدا نے اسقدر برکت ڈالدی کہ مین نے دلی یقین سے

+ نوٹ : - ہمارا خاندان جو ایک ریاست کا خاندان تھا اس مین عادۃ اللہ اسطرح پر واقع ہوئی ہے کہ بعض بزرگ دادیان ہماری شریف سادات کی لڑکیان تھین - چنانچہ خدا تعالےٰ کے بعض الہامات مین بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس عاجز کے خون کی بنی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہے اور در حقیقت وہ کشف براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۳ کا جسمین لکھا ہے کہ مین نے دیکھا کہ میرا سر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مادر مہربان کی طرح اپنی ران پر رکھا ہؤا ہے اس سے بھی یہ اشارہ نکلتا ہے - الہام مندرجہ براہین صفحہ ۴۹۰ مین یہ بشارت دی تھی **سبحان اللہ و تبارك و تعالےٰ زاد مجدك ينقطع آباءك و يبدء منك** یعنے سب پاکیان خدا کے لئے ہین جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے اس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا اب سے تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہوگا اور ابتدا خاندان کا تجھہ سے کیا جائیگا یعنے جسطرح ابراہیم علیہ السلام اپنے نئے خاندان کا بانی ہؤا ایسا ہی تو بھی ہوگا کیونکہ الہام مین بار بار اس عاجز کا نام ابراہیم رکھا گیا ہے جیسا کہ براہین صفحہ ۵۶۱ مین یہ الہام ہے **سلام علی ابراھیم صافیناہ و نجیناہ من الغم - تفردنا بذالك فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلی** - یعنے اے ابراہیم تجھہ پر سلام ہم نے ابراہیم سے صافی محبت کی اور اس کو غم سے نجات دی - ہم ہی اس بات سے خاص ہین پس اگر تم مقام اصطفاء چاہتے ہو تو تم اس مقام پر اپنا قدم عبودیت رکھو جو ابراہیم یعنے اس عاجز کا مقام ہے - امنہ

معلوم کیا کہ وہ صحبت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کئے گئے - اگر دنیا اس بات کو مبالغہ نہ سمجھتی تو میں اسجگہ اس موقع حفظ کو جو اعجازی رنگ میں ہمیشہ کے لئے مجھے عطا کیا گیا بہ تفصیل بیان کرتا تا معلوم ہوتا کہ ہمارے قادر قیوم کے نشان ہر رنگ میں ظہور میں آتے ہیں اور ہر رنگ میں اپنے خاص لوگوں کو وہ خصوصیت عطا کرتا ہے جس میں دنیا کے لوگ شریک نہیں ہو سکتے میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کیوجہ سے ایک بچہ کی طرح تھا اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قایم مقام دیکھا اس لئے میرا یقین ہے کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے -

---

قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے **الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر و النسب** - ترجمہ - وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا امادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے - اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی جن میں سے ایک شیخ حامد علی اور میاں جان محمد اور بعض دوسرے دوست ہیں اور ایسا ہی ہندوؤں میں سے شرمپت اور ملاوامل کھتریان ساکنان قادیان کو قبل از وقت یہ پیشگوئی بتلائی گئی تھی اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق متعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہوگئی اور یہ خاندان خواجہ میر درد کی لڑکی کی اولاد میں سے ہے جو مشاہیر اکابر سادات دہلی میں سے ہے جنکو سلطنت چغتائی کی طرف سے بہت سے دیہات بطور جاگیر عطا ہوئے تھے اور ابتک اس جاگیر میں سے تقسیم ہو کر اس خاندان کے تمام لوگ جو خواجہ میر درد کے ورثاء ہیں اپنے اپنے حصے پاتے ہیں - اب ظاہر ہے کہ یہ خاندان دہلوی جس سے دامادی کا مجھے تعلق ہے صرف اسی وجہ سے فضیلت نہیں رکھتا کہ وہ اہل بیت اور سندی سادات ہیں بلکہ اس وجہ سے بھی فضیلت رکھتا ہے کہ یہ لوگ دختر زادہ خواجہ میر درد ہیں اور دہلی میں یہ خاندان سلطنت چغتائیہ کے زمانہ میں اپنی صحت نسب اور شہرت خاندان سیادت اور نجابت اور شرافت میں ایسا مشہور رہا ہے کہ اسی عظمت اور شہرت اور بزرگی خاندان سیادت کیوجہ سے بعض نوابوں نے ان کو لڑکیاں دیں جیسا کہ ریاست لوہارو کا خاندان - غرض یہ خاندان اپنی ذاتی خوبیوں اور نجابتوں کیوجہ سے اور نیز خواجہ میر درد کے دختر زادگان ہونے کے باعث سے ایسی عظمت کی نگاہ سے دہلی میں دیکھا جاتا تھا کہ گویا دہلی سے مراد انہی عزیزوں کا وجود تھا - سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اسلئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے - اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جسطرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہان بیگم ہے - یہ تفاول کے طور پر اس بات کیطرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالےٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے سو اس میں وہ پیشگوئی مخفی ہے جس کی تصریح براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۰ وصفحہ ۵۵۷ میں موجود ہے - اور وہ یہ الہام ہے **سبحان اللہ تبارک و تعالےٰ زاد مجدک ینقطع آباءک و یبدء منک نصرت بالرعب و احییت بالصدق ایھا الصدیق نصرت و قالوا لات حین مناص** - میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا - اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا - دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا" - اور عربی الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ تمام پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو بڑی برکتوں والا اور عالی ذات اس نے تیری خاندانی بزرگی کو تیرے وجود کے ساتھ زیادہ کیا - اب ایسا ہوگا کہ آئندہ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع کیا جائیگا اور ابتدا خاندان کا تجھ سے ہوگا تجھے رعب کے ساتھ نصرت دی گئی ہے اور صدق کے ساتھ تو اے صدیق زندہ کیا گیا - نصرت تیرے شامل حال ہوئی اور دشمنوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں - اور اردو الہام کا خلاصہ یہ ہے کہ میں اپنی قدرت کے نشان دکھلاؤں گا اور ایک چمک پیدا ہوگی جیسا کہ بجلی سے آسمان کے کناروں میں ظاہر ہوتی ہے - اس چمک سے میں لوگوں کو دکھلاؤں گا کہ تو سچا ہے اگر دنیا نے قبول نہ کیا تو کیا حرج کہ میں اپنا قبول کرنا لوگوں پر ظاہر کردوں گا اور جیسا کہ سخت حملوں کے ساتھ تکذیب ہوئی ایسا ہی سخت حملوں کے ساتھ میں تیری سچائی ظاہر کردونگا غرض اسجگہ عربی الہام میں جیسا کہ نصرت کا لفظ واقع ہے اسی طرح میری خاتون کا نام نصرت جہان بیگم رکھا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ جہان کو فائدہ پہونچانے کے لئے آسمان سے نصرت شامل حال ہوگی - اور اردو الہام جو ابھی لکھا گیا ہے ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مبنی ہے کیونکہ یہ الہام یہ خبر دیتا ہے کہ وہ وقت آتا ہے جو سخت تکذیب ہوگی اور سخت اہانت اور تحقیر ہوگی - تب خدا کی غیرت جوش میں آئے گی اور جیسا کہ سختی کے ساتھ تکذیب ہوئی ایسا ہی اللہ تعالےٰ سخت حملوں کے ساتھ اور آسمانی نشانوں کے ساتھ سچائی کا ثبوت دیگا - اور اس کتاب کو پڑھکر ہر ایک منصف معلوم کرے گا کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری ہوئی اور الہام مذکورہ بالا یعنے یہ الہام کہ **الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر و النسب** - جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے تجھے ہر ایک پہلو اور ہر ایک طرف سے خاندانی نجابت کا شرف بخشا ہے - کیا تیرا آبائی خاندان اور کیا دامادی کے رشتہ کا خاندان دونوں برگزیدہ ہیں یعنے جس جگہ تعلق دامادی کا ہوا ہے وہ بھی شریف خاندان سادات ہے اور تمہارا آبائی خاندان بھی جو بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے مرکب ہے خدا کے نزدیک شرف اور مرتبت رکھتا ہے -

---

ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ جن سادات کے خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی وہ تمام دہلی کے سادات میں سے سندی سید ہونے میں اول درجہ پر ہیں اور علاوہ اپنی آبائی بزرگی کے وہ خواجہ میر درد کے نبیرہ ہیں اور ابتک دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث متصور ہو کر خواجہ ممدوح کی گدی انہی کو ملی ہوئی ہے کیونکہ خواجہ موصوف کا کوئی لڑکا نہ تھا یہی وارث ہیں جو ان کی لڑکی کی اولاد ہیں اور ان کی سیادت ہندوستان میں ایک روشن ستارہ کی طرح چمکتی ہے بلکہ سوچنے سے معلوم ہوگا کہ ان کا خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے بڑھکر ہے کیونکہ خواجہ میر درد نے ان کی عظمت کو قبول کر کے انکے بزرگ کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں یہ خیال اب سے بہی زیادہ تھا کہ لڑکی دینے کیوقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے تھے اور خواجہ میر درد باخدا اور بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چغتائیہ سے ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور دنیوی حیثیت کی رو سے ایک نواب کا منصب رکھتے تھے اور پھر ان کی وفات کے بعد وہ جاگیر کے دیہات انہی میں تقسیم ہوئے اور اس عظمت خاندانی کے علاوہ میرے الہامات میں جسقدر اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سید اور بنی فاطمہ ہیں یہ ایک خاص فخر کا مقام ان لوگوں کے لئے ہے - اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر انکی تعظیم کی ہو بلکہ خدا نے اپنی خاص کلام اور گواہی سے اس کی تصدیق کر دی ہو - یہ تو ان کے خاندان کا حال ہے اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے مگر میں اسپر ایمان لاتا اور اسی پر ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے کیونکہ اسی پر الہام الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے - - - - - -

. . . .

غالباً ناظرین الحکم کو معلوم ہو گیا ہوگا - کہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو **دہلی** سے کیا تعلق ہے ؟ یہ تعلق جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ کے عظیم الشان **نشانات** کا موجب اور **برکات** کا باعث ہوا ہے میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسی تعلق سے بہت سی پیشگوئیاں قبل از وقت شائع ہوئیں اور پورا ہوکر ازدیاد ایمان کا باعث ٹھیریں یہ موقع نہیں کہ ان سب کی تفصیل کی جاوے +

غرض

سفر دہلی کا باعث یا دہلی کے ساتھ جو یہ تعلق ہے - ہر چند ہمارے واجب الاحترام مخدوم حضرت میر ناصر نواب صاحب جو جناب

خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ اور حضرت ام المومنین کے والد ہونیکا فخر رکہتے ہین دہلی سے ہجرت کرکے دار الامان ہی مین آرہے ہین لیکن پہر بہی انکے بعض عزیز و اقارب دہلی مین رہتے ہین - اور سالہا سال سے کوئی تقریب اور موقع ایسا نہین نکلا تہا کہ حضرت ام المومنین اپنے عزیز و اقربا سے ملنے کیلئے جا سکتین۔ گو بارہا ایسا ارادہ کیا اور تجویزین بہی ہوئین - مگر قدرتی اسباب اور موانع ایسے ایسے پیش آ جاتے رہے کہ نہیہ سفر کے بعد ارادہ ملتوی کرنا پڑا - سال گذشتہ مین بہی اس قسم کا ارادہ کیا گیا مگر اصل یہی ہے -

کل امر مرہون باوقاتہا

ہر کام کے لئے اللہ تعالےٰ نے کوئی وقت مقدر کیا ہوا ہوتا ہے اور مین سمجھتا ہون کہ سفر دہلی کے لئے یہی وقت تہا - امسال بہی حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کی علالت کے باعث یہ ارادہ فسخ ہو چکا تہا لیکن جب ان کی بیماری کی شفا کا نتیجہ بہی **شہادت** اور **رحلت** ہی ہوا تو پہر اس سفر دہلی کے عزم و ارادے مین نئی تحریک شروع ہوئی - اس تحریک کا ایک اور باعث جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن کا قیام دہلی ہی تہا + قادیان مین کس کس طرح یہہ طیاریان ہوتی اور فسخ ہوتی رہین - اس سے یہان کے رہنے والے خوب جانتے ہین - وجہ یہ تہی کہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ناساز تہی آپ تکالیف سفر کا لحاظ کرکے ارادہ نہ فرماتے تہے اور حضرت ام المومنین آپ کی ناسازی طبع کے باعث جانا ناگوار فرماتی تہین دراصل بات یہ ہے کہ **مامور من اللہ** کی حرکت و سکون اذن الٰہی کے ماتحت ہوتی ہے بلکہ میرا تو یقین ہے کہ یہ لوگ (مامور) قضا و قدر آسمانی کے **بادنما** ہوتے ہین انکی حرکات و سکنات بتا دیتی ہین کہ آسمان پر کیا طیاریان ہو رہی ہین ...... مبارک وہ جو ان کی اس زندگی سے فائدہ اٹہائین -

استخارہ مختصر یہ کہ آخر اعلےٰ حضرت نے اس امر پر فیصلہ کیا کہ مین استخارہ کرون گا پہر جو اللہ تعالےٰ ظاہر کرے اس پر عمل کرین گے چنانچہ آپ نے استخارہ کیا اور اسپر ۱۹ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو یہہ الہام ہوا -

لا تقوموا ولا تقعدوا الا معہ + لا تردوا امر دکا الا معی انی معک دمع

۱ ہلاک -

یہہ الہامات ۲۴ - اکتوبر کے الحکم مین معمولاً شائع ہو چکے ہین ان الہامات کے ہونے پر سفر کا ارادہ کیا گیا اور خاکسار **ایڈیٹر** ۲۱ - اکتوبر کی صبح کو حسب الحکم اعلےٰ حضرت گاڑی ریزرو کرانے اور بعض دوسرے ضروری امور متعلقہ سفر کے انصرام کے لئے روانہ ہوا - اور قادیان سے آپ کی روانگی ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مقرر ہوئی - اور یہ قرار پایا - کہ بٹالہ سے آپ ۱۰ بجے کی گاڑی مین سوار ہو کر امرتسر سے رات کے ۹ بجے کی گاڑی مین دہلی کو روانہ ہون یہہ مسافر گاڑی ۲۳ کو ۳۰ بجے دہلی پہونچنے والی تہی -

(باقی آیندہ)

سلسلہ عالیہ کی ضروریات اور مہمات

ابہی الحکم کی گذشتہ اشاعت مین مخدومی مکرمی جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب نے اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے لنگر خانہ کے متعلق ایک چٹہی شائع کی ہے + اور جو غالباً سب احباب پڑہ چکے ہونگے + اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کی ضروریات کس طرح پر یوماً فیوماً بڑہ رہی ہین اور یہ ترقی کی اس زبردست رو کے لئے جو اس سلسلہ کے لئے مقدر ہو چکی تہی ضروری نہین - جبکہ قریباً تیس سال پہلے اللہ تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندے کو فرما چکا تہا

یاتون من کل فج عمیق

یعنے دور دراز راہون سے لوگ تیرے پاس آئین گے - اور پہر **لا تصعر لخلق اللہ** کہہ کر انکی کثرت کی طرف بہی ایما کر دیا تہا - پہر یہہ ناممکن تہا کہ سلسلہ کی ضروریات مین ترقی نہ ہوتی - اگرچہ جہان اللہ تعالےٰ نے کثرت مخلوق کا وعدہ کیا تہا وہان اسکے تکفل اور اخراجات مہمانداری کے پہونچانے کا بہی وعدہ کر لیا ہے یہہ کہکر کہ

یاتیک من کل فج عمیق

مگر جس طرح پر سنت اللہ واقع ہوئی ہے یہہ ضروریات اسی طریق پر فراہم ہونگی + اور اسباب کا تقاضا یہی ہے کہ قوم ان کے بہم پہونچانے کا فکر کرے -

مین ایک عرصہ سے چلا رہا ہون کہ چونکہ قومی ضروریات کا دامن اور دائرہ وسیع ہو رہا ہے اسلئے قوم کو ان ضرورتون سے آگاہ کرنے کیواسطے قوم کا وجود مشخص کرنا چاہئے + حضرت اقدس نے اس ضرورت کو اعلان بیعت کے وقت سے محسوس کیا اور باضابطہ ہمارے مبایعین کو محفوظ رکہنے کی ہدایت کی مگر مختلف اشخاص کے ہاتہہ مین یہ کام جا کر بجائے مکمل ہونیکے بہت ہی ناقص رہ گیا + اسپر مین نے **شیرازہ قوم** کے عنوان سے مضامین لکہے اور قوم کو توجہ دلائی - جن لوگون کے دلون مین جوش اور دماغون مین ضروریات قوم کی حس تہی انہون نے اسکی اہمیت کو سمجہہ کر اس حصہ مین مجہے مدد دی اور فردین اور فہرستین مکمل کرکے بہیجدین مگر اکثرون نے پرواہ تک نہ کی حالانکہ چہپی ہوئی فردین یہان سے بہیجدی گئی تہین ایسی حالت مین ان مقاصد اور اغراض کی تکمیل مین قوم کی طرف سے خود روک پیدا ہوئی جو نہین ہونی چاہئے تہی - اب وہی ضرورت جو مین سالہا سال سے پیش کر رہا تہا آخر پہر پیش آئی - اور مولانا محمد علی صاحب کو ایک سرکلر کے ذریعہ قوم کو آگاہ کرنا پڑا - گویا جو کام ہم کو آج سے آٹھ سال پیشتر کر لینا چاہیئے تہا اب اسے پہر کرین گے - ان امور کو دیکہکر دل مین درد ہوتا ہے -

دیکہو! تم ایک ایسی قوم ہو جسکو آج زمین کی پشت پر اللہ تعالےٰ نے فیج اعوج کا زمانہ گذرنے کے بعد پسند اور انتخاب کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کی قوم کہلاؤ - اور اسکا **موعود** ضرور ضرور ایک قوم بنا کر رہیگا اسلئے کہ اللہ تعالےٰ اس سے وعدہ کر چکا ہے اسکی فطرت تنہا رہ سکتی ہی نہین کیا تم نہین جانتے کتنے سال پیشتر اسے الہام ہو چکا ہے رب

لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین

پہر یہہ کیسی بدقسمتی اور افسوسناک بات ہوگی اگر وہ قوم جو اس کو عطا کیجاوے گی ہماری بجائے کوئی اور ہو - یقیناً یاد رکہو کہ اس کی ضروریات کا خود اللہ تعالےٰ نے سامان ہے اسنے اپنے بندے کا آپ **متوکل** نام رکہا ہے وہ خود بندوبست کریگا - مگر افسوس ہوگا (خدا نکرے کہ ہو) ہم پر اگر ہم ان برکات اور فیوض کے وارث نہ ٹہیرے جو ان نصرتون اور تائیدون کے رنگ مین قوم کو ملنے والے ہین یہ

اسلئے ضروری ہے کہ **قومی ضرورتون** کو سرسری نظر سے نہ ٹالدیا کرو - بلکہ ان کو اپنے مقاصد کا جزو اعلےٰ سمجہہ کر سب سے اول ان ضرورتون پر غور کرو - اور ان کی تکمیل کی فکر کرو - حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے لکہا ہے کہ حضرت کے اوقات گرامی کو بڑی تشویش ہوتی ہے اور فی الحقیقت یہ بات سچ ہے مگر مین تمہین اس سے بہی زیادہ یہ کہتا ہون کہ قوم کو مولوی محمد علی صاحب ایسے گران قدر انسان کے اوقات کو بہی مشوش نہین کرنا چاہیئے - تم نہین جانتے کہ وہ ساری قوم کیطرف سے **کفارہ** ہو کر حضرت اقدس کے منصب **کسر صلیب** کے لئے کمربستہ ہو کر یورپ کی مذہبی دنیا سے جنگ کر رہا ہے ایسی حالت مین ان کے اوقات کو مشوش کرنا بہی میرے نزدیک ایک قسم کی معصیت ہے - یہ ضرورتین ایسی ہین کہ ان کے لئے ہمکو اکابران امّت کو تکلیف اٹہانے کی نوبت ہی نہین آنے دینا چاہیئے - خود فکر کرنا چاہیئے + مجہے امید ہے کہ قوم اس مضمون کے بعد بیدار ہو جائیگی اور ان ضرورتون کا پورے طور پر انتظام کرے گی - اور بار بار کی تحریکون اور تجویزون سے اپنے اور دوسرون کے اوقات کو ضائع نکرے - جن امور کیطرف اس چٹہی مین توجہ دلائی گئی ہے اسپر پورا عمل کیا جاوے - یعنے اول مکمل فہرستین طیار ہون اور پہر کوئی فرد چندہ سے باہر نہ رکہا جاوے - خواہ ایک پیسہ اور ایک دہیلا ہی کیون نہو - آپ لوگ غالباً اس امر سے ناواقف نہونگے کہ چندون کا ادا کرنا ایمان مین ایک خاص تقویت پیدا کرتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت سے ثابت ہے کہ کوئی بہی مالی امداد کرنے والون مین سے ضعیف الاعتقادی یا کسی کمزوری کا ملزم نہین ہوا - اگرچہ خدا کے فضل سے قریباً سب وہ لوگ جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی جہان کے نور تہے **مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو شرف ملا** اس مین کوئی شریک نہین ہو سکا - اس لئے کہ سب سے پہلے مکہ کی مصیبت کی گہڑیون مین صدیق رض نے چالیس ہزار روپیہ خدا کی راہ مین خرچ کیا - ہماری جماعت کی نسبت خدا کی کتاب نے **آخرین منہم** فرمایا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کی جماعت بہی صحابہ کے رنگ اور خو بو کی جماعت ہو گی قطع نظر اور مماثلتون سے ایک بہاری مماثلت اس وقت ان دونون گروہون مین ہونی چاہیئے **صحابہ** کو اسوقت دو خطرے درپیش تہے ایک **خطرہ جان** اور ایک **انفاق مال** - اسوقت خدا کی مشیت نے صرف ایک ہی خطرہ **آخرین** کے لئے رکہا ہے یعنے **انفاق مال** - اس لئے ضروری ہے کہ سلسلہ کی طرف سے درخواست ... ہو اور وہ شرح صدر سے اسکی تکمیل ...

یہی ایک ذریعہ ہے جس سے رات دن سلسلہ سے تعلق اس کے مقاصد سے دلچسپی بھی ممکن ہے۔ ورنہ یہ بات کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتی کہ ایک شخص آیا۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے چلا گیا اور گھر میں جا بیٹھا۔ اور پھر اس سلسلہ کے بہبود اور منافع سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ ارادہ کر چکا ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی سیرت اور نقش قدم پر چلنے والی ہو جاوے۔ اس لئے اس نے ہماری راہ میں مالی ابتلاء رکھ دیا ہے۔ اور اگر یہ ابتلاء بھی نہ ہوتا تو کوئی اور صورت نہ تھی کہ ہم ان ثوابوں کو حاصل کر سکتے جو پہلی جماعت نے حاصل کئے۔

آخر میں **لنگر خانہ** کی ضروریات کو خصوصیت سے پیش کرتا ہوں کہ اسکا خرچ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور لنگر خانہ کے متعلقات مکانات کی وسعت۔ چارپائیوں اور مہمان داری کے دیگر لوازمات بڑھ رہے ہیں۔ اور جن کی طرف مختلف وجوہات کے سبب احباب کی توجہ نسبتاً کم ہو گئی ہے۔ اس لئے بہت جلد اس کی طرف مستقل توجہ ہونی چاہیئے ان اخراجات کی روز بروز افزونی اور قوم کا ضعف اور بے سامانی متفقاً اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ قوم کے قوم بننے کا وقت دراصل اب آیا ہے۔ اب ارادتمندوں کی ارادت مخلصوں کا اخلاص اور عشاق کی جان نثاری معرض امتحان میں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود کے انفاس کے طفیل امید ہے کہ ان سب امتحانوں میں ہماری جماعت پاس ہو جائے گی۔ **انشاء اللہ العزیز**

میں سمجھتا ہوں کہ اس ضرورت پر میں کافی لکھ چکا اللہ تعالیٰ ان کلمات میں برکت رکھ دے اور انہیں مفید اور موثر ثابت کرے۔ آمین

یادگار کریمی

حضرت مخدوم الملتہ کی یادگار کے متعلق میں ایک تحریک کر چکا ہوں اور وہ تحریک حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے پاس ہو چکی ہے قوم میں اس کے متعلق ابھی سرسراہٹ شروع ہوئی ہے حالانکہ اسوقت یہ تحریک بڑے زور سے کام کر چکی ہوتی **سیالکوٹ** کی معزز جماعت جسنے **فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ** دکھا دیا ہے اور جو یہاں کی ہر ایک تحریک پر پُرجوش عملی کوشش کرنے کی عادی ہو گئی ہے اسنے ارادہ کر لیا ہے کہ **کم از کم ایک ہزار روپیہ*** یادگار کریمی کے لئے عطا کرے مجھے پرائیویٹ خطوط سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کی **ایک چوتھائی** اس یادگار میں عطا کرے۔ اور اسپر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے میری رائے میں یہ تجویز بہت پسندیدہ اور قابل تقلید ہے۔ اگر ہماری جماعت اس تجویز پر عمل کرنے والی ٹھیری تو تھوڑے دنوں میں انشاء اللہ العزیز **یادگار کریمی** کا فنڈ کافی رقم پیش کریگا۔ لاہور کی جماعت اور امرتسر۔ کپورتھلہ۔ وزیرآباد۔ جہلم۔ پشاور۔ گجرات انبالہ۔ میرٹھ۔ لدھیانہ۔ بنگہ۔ کریام۔ کاٹھ گڑھ سٹروعہ۔ ملتان۔ سیدوالہ۔ پٹیالہ۔ حیدرآباد دکن مٹی پور وغیرہ کی جماعتوں کی طرف سے ابھی خبر نہیں آئی کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟

امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد مندرجہ بالا جماعتیں باقاعدہ اطلاع دیں گی۔ اور ہر ایک جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ **اس روپیہ کو جو یادگار کریمی** کے طور پر جمع ہو بڑھانے کی تجاویز لکھے۔ باہر کی جماعتوں کو توجہ دلا چکنے کے بعد میں اپنی دارالامان کی جماعت کو مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ بتا سکتی ہے کہ اسنے کسقدر روپیہ **یادگار کریمی** کے لئے تجویز کیا ہے۔ قادیان کی جماعت سب سے اول اس امر کی حقدار ہے کہ وہ دل کھول کر اس فنڈ کی تکمیل کا فکر کرے۔ حقیقت میں یہ افسوسناک امر ہوگا۔ اگر قادیان کی جماعت بالکل بے فکر ہو مگر میں امید کرتا ہوں کہ قادیان کی جماعت اس معاملہ میں **سیالکوٹ** کی جماعت سے پیچھے نہ رہیگی۔ **یادگار کریمی** کے روپیہ کو بڑھانے کے لئے جو تجاویز میرے ذہن میں ہیں وہ میں دوسرے وقت پیش کروں گا۔ فی الحال اسبات کی ضرورت ہے کہ روپیہ فراہم کیا جاوے۔ میں قادیان کی جماعت کے معزز ارکان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ **یادگار کریمی** کے لئے ایک **باقاعدہ** سب کمیٹی تجویز کریں جب تک تقسیم محنت کے اصول پر کام نہیں ہوگا مشکلات آتی رہیں گی۔

استفسار اور اونکے جواب

(۱) مردوں کو لسٹر کی پگڑی کا باندھنی جائز ہے؟ لسٹر سے میری مراد سوت اور ریشم ملا ہوا نہیں ہے بلکہ لسٹر کی پگڑی بالکل ریشم کی مانند ہوتی ہے۔ خدا جانے ریشم سے علیحدہ ہے یا ریشم ہی کی ایک قسم ہے ایسی پگڑیاں عام ملتی ہیں۔

(۲) نکسیر یا قے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ کبھی کبھی وضو کرتے وقت دانتوں پر انگلی پھیرنے سے خفیف سا خون نکل آتا ہے۔ اوس سے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ کبھی اتنا خفیف ہوتا ہے کہ تھوک میں صرف تھوڑی سی سرخی کی جھلک ہوتی ہے۔ قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(۳)(ا) نکسیر یا قے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟

(ب) روزہ میں اپریشن یا عمل جراحی کرایا جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(ج) روزہ میں بدن پر کسی قسم کا تیل دوا کے طور پر مالش کرنا روزہ کو توڑتا تو نہیں؟

(د) روزہ میں کلوروفارم سونگھنے سے روزہ میں تو کوئی ہرج نہیں واقع ہوتا؟

(ہ) روزہ میں خوشبو سونگھنا سر میں تیل ڈالنا۔ سرمہ ڈالنا روزہ کو مکروہ تو نہیں کرتا؟

(۴) اگر عورت حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو تو کیا اوسکو روزہ رکھنا چاہیئے یا صرف ایک مسکین کو روز کھانا کھلا دینا چاہیئے۔ اور اگر رکھنا چاہے تو کسی کو اگر روزہ سے دودھ میں کمی کا خیال ہو۔ یا حمل میں نقصان کا اندیشہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے۔

(۵) یہاں چاند رمضان کا دکھائی نہیں دیا۔ کیونکہ اوس دن ابر تھا۔ صبح کو ۱۰ بجے دوسرے دن روایت آئی کہ چاند دیکھا گیا اور آج روزہ ہے۔ چنانچہ اسیوقت سے روزہ رکھ لیا۔ مگر صبح کو ناشتہ کر چکے تھے۔ اندازاً ثم کہ آیا یہ روزہ ہو گیا یا نہیں ہوا۔ اور کیا اسکے بدلے دوسرا روزہ رکھنا چاہیئے۔

(۶) سر پر پگڑی ہو تو محض پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے؟

(۷) اگر کسی فرش کی نسبت اشتباہ ناپاکی کا ہو۔ اور اوس فرش پر پانی گر جاوے اور اوس پانی میں کپڑا بھیگ جاوے تو کیا کپڑا دھونا چاہیئے یا اگر بھیگے ہوئے پاؤں اوس فرش پر پڑیں تو کیا پاؤں ناپاک ہو گئے؟

(۸) اگر با جماعت نماز ہوتی ہو۔ اور آدمی پیچھے سے آکر ملے۔ اگر امام رکوع میں ہو۔ تو کیا کرے۔ کیا نیت باندھتے ہی رکوع میں چلا جائے۔ اور اسکی وہ رکعت ہو گئی یا نہیں؟ یا ضروری ہے کہ حمد و ثنا اور سورہ فاتحہ پڑھکے شامل ہو۔ تو اوس صورت میں امام شاید سجدہ میں ہی پہنچ جائیگا۔ اور اگر رکوع میں شامل ہونے سے اسکی وہ رکعت ہو جاتی تو اب گویا وہ رکعت ضائع ہو گئی۔ یا اگر سورہ فاتحہ پڑھی اور رکوع میں گیا اور امام سجدہ سے اوٹھکر دوسری رکعت شروع کر دے تو پھر کیا کرے۔ وہ امام کے ساتھ تو شامل نہیں ہو سکا۔ اور آیا اسکی رکعت ہو گئی یا نہیں؟

(۹) تیمم کیلئے ایک ضرب کافی ہے یا دو؟ اور کیا ضرب کے بعد صرف ہاتھوں پر کلائی تک ہاتھ پھیرے یا کہنی تک؟

(۱۰) بلی کو مارنا کیا گناہ ہے؟ بعض دفعہ جنگلی بلیاں بہت دق کرتی ہیں۔

(۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من حلف بطلاق او ...... وقال انشاء اللہ تعالیٰ متصلاً ...... علیہ۔

میں یہ مطلب تو جناب کے ارشاد کے مطابق سمجھ گیا کہ انشاء اللہ کہنے سے طلاق نہیں پڑتی مگر یہ کس موقع پر ہوا کرتا ہے! کیونکہ جو طلاق دیگا وہ مجبور ہو کر دیگا۔ اور عورت کو چھوڑنا چاہیگا۔ اور اگر وہ چھوڑنا نہیں چاہتا تو طلاق کیوں دیتا ہے؟ غرض اس حدیث شریف کا موقع اور محل دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

(۱۲) تسبیح کے متعلق جس شخص نے مجھے حدیث لکھ کر دی ہے اوسکی نقل کئے دیتا ہوں۔

هو العالم

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیل من اللیالی یذکر اللہ ذکراً کثیراً وفی یدہ الیمنی شیئاً فقلت یا رسول اللہ ای شئ ہذا فی یدک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ہذا التسبیحۃ علّمنی ہذا السماء الانبیاء و رضوان اللہ علیہم اجمعین فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک التسبیحۃ من حطب ارمل او حدید او تراب فقال من رافۃ تلاث من حطب بعضاہ ۱۲ فتح البخاری شرح صحیح البخاری فی باب شمائل النبی ۱۲۔

عرض ہے ایا یہ حدیث صحیح ہے یا موضوع۔ اور اسکا کیا مطلب ہے؟

جواب

(۱) لسٹر ریشم نہیں ہوتا لسٹر تو درخت کی چھال ہے وہ سن کی قسم ہے ریشم جلانے سے اکٹھا ہو جاتا ہے اور سن وغیرہ بسیدا ہو جاتا ہے (۲) نکسیر اور قے سے وضو کے ٹوٹنے میں علماء کا اختلاف ہے میری تحقیق میں وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ قہقہہ سے ہاں احتیاط اور بات ہے (۳) نکسیر یا قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا + اپریشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا + نہ مالش روغن سے اور نہ سونگھنے سے نہ خوشبو سے نہ سر میں تیل ڈالنے سے نہ سرمہ سے نہ کلوروفارم سے۔ (۴) حاملہ اور دودھ پلانیوالی روزہ نہ رکھے۔ (۵) روزہ ناشتہ کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اسواسطے آپ ایک روزہ رکھدیں (۶) پگڑی پر مسح میں اختلاف ہے میری سمجھ میں جائز ہے اور احتیاط ہے کہ سر پر مسح کرے۔ (۷) فرش پر بظاہر پلیدی نہ ہو تو پاک ہے۔ جو رکوع میں شریک ہوا تو وہ رکعت پانیوالا ہو گیا۔ یہ بات حدیث سے ثابت ہے، (۹) تیمم ایک ضرب ہے اور ہاتھ کا مسح کلائی تک کافی ہے۔ (۱۰) بلی کیا کسی کو دکھ دینا جائز نہیں بلی کی خصوصیت نہیں۔ (۱۱) انشاء اللہ کہنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر اللہ چاہے اور اللہ کی مشیت سے انسان بے خبر ہے اسلئے انشاء اللہ کے ساتھ طلاق نہیں ہوتی۔ موقع اسکا یہ ہے کہ انسان کسی لحاظ سے ڈر سے خاطر طلاق تو دیتا ہے مگر اسکا دل نہیں چاہتا تو انشاء اللہ کو [illegible]

* میں تو کم از کم دو ہزار کی درخواست کرتا ہوں۔ ایڈیٹر

مرثیہ وفات حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب صافی مرحوم مغفور

اے کریم خوش مقال اے صافی روشن خیال
تیری فرقت نے کیا ہم کو بہت آشفتہ حال
تیری تقریریں معانی خیز و دلکش دل پسند
وہ تری سحر بیانی بے نظیر و بے مثال
تیرے اخلاق کریمانہ میں تھا صدق و صفا
تیری طرز زندگی تھی راستبازوں کی مثال
تیری خلوت اور جلوت میں تھا اخلاص و وفا
معرفت کے رنگ میں رنگین تھا تیرا حال و قال
اے گل خندان باغ معرفت تو ہے کہاں
اب تجھے لائیں کہاں سے ڈھونڈ کر ای خوش خصال
تیری خوش الحانیاں کانوں میں پہلی ہیں مگر
تیرا چہرہ اب نظر آتا نہیں اے خوش جمال
تیرے چھٹنے سے ہمیں صدمہ ہے بیشک اے اخی
عالم فانی سے گو ہے سبھی کو انتقال
موت ہے وقت پر لازم ہے ہر شے کے لئے
ٹل نہیں سکتا کبھی حکم خدائے ذوالجلال
ضعف انسانی سے ہم کو ہے یہ سارا رنج و غم
ورنہ مومن کے لئے یہ وقت ہے وقت وصال
خوش نصیبوں کو ملا کرتی ہے ایسی زندگی
یہ حیات طیبہ ہے اس کا کیا رنج و ملال
خوش نصیب اوسکے جسے ہو جلد یہ فرقت نصیب
وہ مبارک جس کے حق میں نکلے ایسی نیک فال
یہ حیات دنیوی مومن کو ہے اک ابتلاء
ہے یہ وہ دار المحن رنج و الم جس کا مآل
اے خدائے مرجع خورد و بزرگ جزو و کل
تو ہمیں بھی ان مصائب ان بلاؤں سے نکال
اے خدا ہم کو بھی ہو یہ نعمت قربت عطاء
تا نہ ہو تیری بھری محفل میں شرم و انفعال
خوش نصیبوں میں کسی سے کم نہ تھا عبدالکریم
اس کی مرگ و زندگی دونوں ہیں اچھے خود مثال
یہ رہا جب تک جہان پر دل میں اس کا گھر رہا
کس خوشی سے اس نے کاٹے اپنے سینتالیس سال
جب زمانہ میں ہوا دور بہار دل کشاء
مہدئ آخر زمان کا جب نظر آیا جمال
لگ گئی اک آگ سی ہر سمت ہندوستان میں
دشمن حق ہو گئے اکثر شیوخ باکمال
عالموں کی فوج برسانے لگی تیر و تفنگ
کوئی کافر مفتری کہتا کوئی دجال عنال
تھا بظاہر بیکس و بے یار مامور خدا
نصرت حق کے لئے تھا ہند میں قحط الرجال
یوں تو کہنے کے لئے لاکھوں مسلمان ہیں یہاں
شیفتہ اسلام کے ان میں تھے لیکن خال خال
چھا گئی تھی مطلع اسلام پر کالی گھٹا
چھپ گیا تھا آفتاب صدق کا حسن و جمال
یہ کریم النفس رکھتا تھا مگر قلب سلیم
سر میں نخوت تھی نہ دل میں اس کے حب جاہ و مال
دل میں پہلے ہی سے تھی عشق الٰہی کی چمک
مل گیا نسخہ مسیح وقت سے حسب حال
بڑھ گیا جوش محبت صدق و اخلاص و وفا
بھر گیا رگ رگ میں اسکی بادۂ ذوق وصال
ابتدا ہی سے محبت تھی کلام اللہ کی
ہو گیا اوس سوز پنہاں میں یکایک اشتعال
تشنہ روحی کھینچ لائی سوئے بحر معرفت
پہلوئے احمد میں آ بیٹھا یہ مرد خوش خصال
سخت مشکل کام ہے اپنے وطن کو چھوڑنا
فرقت خویش و اقارب فرقت اہل و عیال
سخت تر اس سے بھی ہے نبیوں کی صحبت میں قیام
یہ رفاقت چاہتی ہے استقامت کا کمال
اے ہمایوں بخت الشان اے اخی عبدالکریم
یہ اقامت قوم کے حق میں تھی اک عمدہ مثال
شدت امراض میں بھی تو رہا ثابت قدم
تو نے آخر تک نہ چھوڑی باوفا لوگوں کی چال
تربیت تو خبر یاد اے انیس و جان نثار
بر تو بر اہل عیالت باد فضل کردگار

بند دوم

اے دل غمناک بس اے دیدۂ خون بار تھم
نامناسب ہے یہ ماتم نامناسب ہے یہ غم
ہے دعائے مغفرت اس درد فرقت کا علاج
دیدۂ خون بار شوق وصل خالق میں ہو نم
رنج دل میں ہو تو ہو اس اپنے رہ جانے کا رنج
کچھ الم ہو بھی تو ہو اس قید ہستی کا الم
دل دکھاتی ہے ہمیشہ فطرتاً مرگ اخی
ہاں بر دو شاکر قضا پر اس زمانہ میں ہیں کم
لیکن اے بیتاب دل اچھا نہیں یہ اضطراب
واجب التعمیل ہے تیرے لئے حکم حکم
جانے والی چیز کا دنیا میں غم کرنا فضول
جو گیا اس کو نہیں پھر لوٹ کر لینا جنم
جیسے اگلے چل بسے ہم کو بھی چلنا ہے ضرور
رہنے والی ہے ہمیشہ ذات رب ذوالکرم
مرنے والے پر خدا کی رحمتیں ہوں تا ابد
رہنے والوں کو مناسب ہے بنیں نقش قدم
نقش بر آب اس حیات چند روزہ کا ہے نام
اس میں ہستی زہر ہے آمیں تو غافل ہے ستم
چاہئے کچھ زاد راہ آخرت اے ہوشمند
اس سفر میں کام آئیں گے نہ دینار و درم
مرنے والے کی طرح ہاں چاہیئے حسن عمل
تا رہے ہم پر ہمیشہ سایۂ فضل و کرم
تا ہماری مشکلیں آساں ہوں منزل سہل ہو
تا نہ سد راہ ہوں دنیا کے یہ ناز و نعم
کچھ بہت دوری نہیں ہاں فضل ہو چاہئے
عنقریب اے صافی مرحوم ملجائیں گے ہم
غم غلط کر نیکو یارب دے کوئی نعم البدل
تا بچھڑنے والے کی فرقت کا کچھ صدمہ ہو کم
ہم کو تقوی ہم کو نور معرفت درکار ہے
ہم نہیں ہیں تجھ سے یارب طالب جاہ و حشم
اتباع سنت احمد کی تو توفیق بخش
اپنی راہ راست پر تو ہم کو رکھ ثابت قدم
دوستو تیار رہنا لگ رہا ہے چل چلاؤ
کوئی آگے کوئی پیچھے جا رہا ہے دمبدم
ساتھ جائیں گی نہ خویش و اقربا کی مجلسیں
جیتے دم تک کے ہیں یہ فرزند و نقد و جد و عم
ہست گو سر باغ دنیا را بہار چند روز
دل مدہ ہرگز بہ عیار یکہ یار چند روز
(ذوالفقار علی خان بیرسٹر)

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب - امید ہے کہ مندرجہ ذیل اشعار فخر قوم یا قومی آرگن الحکم میں درج کر کے مشکور و ممنون فرماویں گے۔

وھو ھذا

عالم کا اک سہارا احمد کا جانشین ہے
شاہد ہے اسپہ قرقان منہم جو آخرین ہے
مہدی یہی مسیح ہے کا جسپہ اک گواہ ہے
آخر میں گرچہ یہ ہے رتبہ میں اولین ہے
انصاف تجھ پہ چھوڑا آنکھیں کہاں ہیں تیری
شاہد نوشتہ سرکش۔ منی ھدی نہیں ہے
دل سے زبان سے جان سے کیوں ہوں فدا نہ میرے
بھیجے سلام جسپر خاتم جو مرسلین ہے
اہل بتان ہیں بے حس بت گر گئے ہیں اوندھے
کافر کشندہ دم ہے یا تیغ آہنین ہے
حربہ سے جسکے بھاگا دجال دم دبا کر
منکر فسردہ جس سے آج بھی شرمگین ہے
دشمن کا گھر ٹٹولا توڑی صلیب جس نے
روتا کلیسا جس سے شیطان غم گزین ہے
برکت سے جس کے دم کی عالم ہوا ہے زندہ
اپنا مسیح وہ ہے مہدی دین وہی ہے

عالم نے رنگ پلٹا الفت اٹھی جہان سے
بھائی کا بھائی دشمن آزردہ بیٹی ماں سے
رنگ قمر ہے پھیکا خورشید بے ضیا ہے
ٹوٹے ستارے سارے پردے گرے مکاں سے
پورب سے بجلی چمکی پچھم ہوا اجالا
اے اہل چرخ جاگو آئی ندا نہاں سے
سر تو اوٹھاؤ اپنا دیکھو جلال آدم
تم کو تسلی دینے آیا وہ مہربان سے
ابدی حیات یہ ہے پانی ہے زندگی کا
آؤ پیو پیاسو اس چشمۂ رواں سے
زندہ خدا نے بھیجا اپنا وکیل یہ ہے
مردہ خیال چھوڑو جھگڑو نہ گلہ بان سے
آنکھوں نے پردے اولٹو دیکھی ہے جنگ اقدس
توڑا کفادہ باطل تائید آسمان سے
چھانکو نہ آسمانکو تم پھاڑ پھاڑ آنکھیں
الیاس ابھی اترا آتا نہ کوئی وانسے
احمد ہے نور عالم جس کی ضیا تو یہ ہے
عیسے ضیاء موسی نسبت زمین زماں سے
محکوم مادہ وان تھا یا روح زیر فرمان
جان تھی عزیز اس جا زندہ ہوئے یہاں سے
سن لی دعا خدا نے آئی زمین پہ شاہی
دنیا کے گندے کیڑے نکلے ہوئے زبان سے
کہتے تھے ابن آدم اب ہے جو شان احمد
آخر یہ مار لایا ہے اپنا خدا کے ہاں سے
شیر دہان وہ نکلا گتے تھے جس کو بیڑہ
تیر دعا ہدف پر پہنچا جو نہی کماں سے
پردہ اٹھایا جس نے تینوں سے اک دکھلایا
اپنا مسیح وہ ہے مہدی دین وہی ہے

اے دلیش ہند سن لے چھوٹی سی داستان ہے
سر پہ یہ کلل کر آئے گردش میں آسمان ہے
ہوئے ہیں قصے تجھکو اپنی پرانی باتیں
غفلت کی نیند سویا گذرا جو کال زمان ہے
خواب عدم میں ست ہے ڈنکا بجے بہت کا
کلیگ ہے کہتے جس کو آیا وہ ناگہان ہے
بچہ جدا ہے ماں سے برکنیا نے ملانگا
الفت اٹھی دلوں سے پر لوبھ جو نشان ہے
مادہ بذات خود ہے روح ہے بغیر خالق
حرکت سے ہستی قائم ایشور تو اک گمان ہے
مکتی اصل میں مکدی ایک قید ہے سراسر
زنجیر یہ حقیقت ہے اپنا جو آشیان ہے
تعداد روح کھیلا دی اکیانی ایشور ہے
پھر لا زماں سے وہ ہے لوٹا کے گر مہمان ہے
کلیگ کے دلیش تجھکو لچھن سنائیں کیا کیا
ہے بات اک [illegible] جہو نا مراد نادان ہے
شرم و حیا میں خفا غیرت اٹھی زمین سے
عصمت کی کشتی ڈوبی تہذیب نیچی [illegible]

بیرج مراد یہ ہی شوہر مرید زن ہے
نیرون کی ہے کمائی اپنا عزیز جان ہے
مردہ ہوئی زمین تہی برسا ہے ابر رحمت
باد صبا چلی ہے جوبن پہ بوستان ہے
شاخین سبز شگفتہ کانٹین ننگ جڑ سے
آیا فلک سے لے ہندا اپنا تو باغبان ہے
آیا کرشن جی ہے دل منتظر تھے جس کے
لے ہے سنادی اپنی اپنونکا جو نشان ہے
جگر سے یہ جنم کے دلگیا رہا ہی تم کو
دنیا مین رہنما ہے عقبےٰ کا رازدان ہے
اک تھی شنید پہلے آنکھون سے دیکھا آ
اوتار آخری یہ نکلی جو بے گمان ہے
ایشور نے کرپا کی ہے بھیجا فضل ہے اپنا
کشتی سنبھالی جس نے رحمت کا سایہ بان ہے
رونق تدم سے جس کی شیطان ہوا مفید
اپنا مسیح ہے وہی مہدئی دین وہی ہے

اک تو نظر ادھر کر بھیجا گمان والے
دیکھے ہین تو نے کس جا ایسے نشان والے
آنکھون پہ ڈالا پردہ تیرا مسیح بنایا
آمت کی خبر لیجو میرے قرآن والے
اک نصرت خدا ہے اپنی جو ساتھی اب ہے
دشمن سبھی ہوئے ہین فانی جہان والے
فضل خدا ہے شامل تائید حق بھی ہے
زور ون پہ یہ نکلے ہین تیغ و سنان والے
بھی اے چشم عبرت ۔ غافل رہیگا کبتک
لاکھون ہوئے ہین مردہ تجھ سے بیان والے
آ تھم مواہلدین بدنام مولوی سے
پنڈت کدہر ہے دیکھو صاحب گیان والے
دہن بھاگ ہین ہمارے آیا مسیح ہم مین
ہم کو بچایا تو نے میٹھی زبان والے
داعی زمانہ تیرا داعی تہی مرض عصیان
دم ہے خدنگ تیرا زیبا کمان والے
انجم سما کے سارے ٹھہرے ہین تیری شاہد
حق پہ فلک پکارا اور آن بان والے
لاکھون ہی مردہ زندہ دم سے تیرے ہوئے ہین
نظر کرم ادہر بھی کون و مکان والے
چارون طرف جہان مین ڈنکا بجا ہے تیرا
احمدؐ زبان ہے تیری صاحب زبان والے
میرے مسیح ہون مین کمتر غلام بندہ
بندے کی عرض سن لو دونو جہان والے
تو ہے غلام احمدؐ ہے شاہ محشر
محشر مین یاد کیجو باغ جنان والے
صدف زبان نے تیری امجد دکھایا گوہر
دست دعا [illegible] عجز و بیان والے

طوطی زبان نے تیری گائے ہین گیت جس کے
اپنا مسیح وہ ہے مہدئی دین وہی ہے

احقر العباد محمد عبد المجید امجد ۔ الیف ۔ اے
کلاس اسلامیہ کالج لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب اخویم صاحب ۔ السلام علیکم ۔
مین امید کرتا ہون ۔ کہ آپ ان مندرجہ ذیل چند سطور کو اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر نیازمند کو سرفرازی بخشین گے ۔ وہو ہذا ۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ایک اعتراض کا جواب

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی کتاب موسومہ (الہامات مرزا) مین لیکھرام کی پیش گوئی کی الہامی عربی عبارت کے لفظ ستتہ سنۃ پر اپنے شاگرد رشید علم الدین کے نام سے اعتراض کیا ہے ۔ کہ نحو کے قواعد کے مطابق یہ غلط ہے ۔ کیونکہ تین سے دس تک تمیز جمع ہوا کرتی ہے ۔ اور سنۃ کی بجائے سنین چاہیے تہا ۔ مگر مین افسوس سے ظاہر کرتا ہون ۔ کہ امرتسری مولوی نے حضرت مسیح موعود صاحب دام ظلہٗ پر اعتراض کرتے ہوئے قرآن شریف کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا ۔ اور اسکو بھی اپنی صرف و نحو کے مطابق غلط ٹھہرایا ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے قرآن شریف کی اتباع ضرور کی ۔ گو شرح مائتہ کی نہین کی ۔ اب نیازمند مولوی صاحب کے اعتراض کا جواب دیتا ہے ۔

مولوی صاحب ۔ سنیئے ۔ امام عبد القاہر صاحب جرجانی نے اپنی کتاب اسرار البلاغۃ اور اسکے محشی نے دیباچہ مین خوب لکھا ہے ۔ کہ بعض نحویون کے محدود قاعدون نے قرآن ۔ حدیث اور عربی کی وسعت کو لوگون سے چھین لیا ہے ۔ اور نیز ایک مشہور کتاب مفصل نحو کا مختصر متن ہے ۔ اور زمخشری صاحب ۔ کشاف کی تصنیف ۔ اس کی بحث مین لکھا ہے ۔ کہ تین سے دس تک تمیز جمع ہوا کرتی ہے ۔ مگر مولوی صاحب قرآن حمید مین ثلاث مائۃ آیا ہے ۔ اور مائۃ واحد ہے ۔ پس گویا آپ کی نحو کے لحاظ سے قرآن حمید بھی غلط ٹھیرا ۔ کیونکہ اس نے ثلاث مائۃ کہا ہے ۔ اور مائۃ جمع نہین واحد ہے پس اگر مرزا صاحب دام برکاتہٗ نے بھی ستتہ سنۃ مین مفرد تمیز بیان کی ۔ تو کیا حرج ہوا مگر ہان آپ جیسے متعصب مولوین کو اعتراض کا موقع مل گیا ۔ اور ساتھ قرآن پر بھی اعتراض کر دیا ۔ افسوس ۔ نام کو مولوی ۔ اور قرآن شریف کو غلط کہنا ۔ شرم ۔

آگے سنو ۔ زمخشری صاحب کو خود یہ اعتراض کھٹکا ہے ۔ کہ عرب لوگ واحد کو جمع کیجگہ استعمال کرتے ہین اور یہ بات اسکی نہایت ہی صحیح ہے اسی لئے اس نے مفصل مین یہ شعر لکھا ہے ۔

کلوا فی بعض بطنکم تعفوا
فان زمانکم زمن الخمیص

مین کہتا ہون ۔ کہ کلوا کے مخاطب اور تعفوا اور زمانکم کے مخاطب جمع تھے ۔ کیا ان سب کا ایک بطن تہا ۔ نہین وہ تو دو بطن تھے مگر یہان بطون کی جگہ بطن نہین بولا ۔ اسیطرح قرآن شریف مین بہت جگہ واحد کو جمع کے موقع پر بولا ہے ۔

جن مین سے نیازمند مولوی صاحب امرتسری کی تسلی کی خاطر چند ایک آیات نقل کر دیتا ہے ۔

والذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار ۔ یہان الحمار واحد ہے مولوی صاحب کے قاعدہ کے مطابق الحمر چاہیئے ۔

ثم یخرجکم طفلا ۔ یہان طفل واحد ہے الاطفال چاہیے ۔

وخضتم کالذی ۔ یہان مولوی صاحب کی نحو کے مطابق کالذین چاہیئے تہا ۔

کیون مولوی صاحب تسلی ہوئی ۔ یا کچھ کسر باقی ہے ۔ اور مین امید کرتا ہون کہ آپ ایسے بیہودہ اعتراض کرنے سے گریز کرینگے ۔ ہان اگر مولوی صاحب اس پر کچھ اور لکھنا چاہین تو براہ نوازش نیازمند کو بھی اطلاع بخشین

والسلام

مین نے بسبب کم فرصتی کے صرف ایک اعتراض کا جواب دیا ہے ۔ مگر انشاء اللہ دیکھنا ۔ کہ آپ کے اعتراضون کی کیونکر دھجیان اڑاتا ہون ۔ والسلام ۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

خادم محمد اسلم احمدی مدرس اول ۔ از کاموکی ۔

اللہ

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

موید ایڈیٹر

سچ ہے " دشمن دانا بہتر از دوست نادان " ہمارے مخالفین پر یہی مثل صادق آتی ہے ۔ یہ حضرات بزعم خود اپنے کو محب قرآن و احادیث کہتے ہین لیکن غور کیا جائے تو ان سے بدتر دشمن اور مخالف کوئی نہین ہے ۔ یہ اصل مین یہودیت کا لباس پہنکر ان دونون کے شیرازہ کو اکہاڑ رہے ہین اور اصل غرض ان کی اگر دیدہ و دانستہ نہین بھی یہی ہے کہ قبل الذکر کتاب کی کل تعلیمات برباد و ملیا میٹ کر دیجائے مفصلہ ذیل وجوہات قابل غور ہین اگر مخالفین کو غیرت و حمیت قرآن و حدیث واقعی ہے تو للہ سوچین اور غور کرین اور یہودیت سے توبہ کرین ورنہ خسر الدنیا والاخرۃ کے منتظر رہین ۔ یہودی تو صرف آیات متشابہات کے خلاف تھے یہ تو بینات کے بھی خلاف ہین نعوذ باللہ من ذالک جو باتین پیش کیجاتی ہین غالبًا مخالفین کے مانے ہوئے معنی کے نتائج ہین ۔

یا عیسیٰ انی متوفیک الخ ہمارے مخالفین متوفیک کے معنی ہنوز (مرنے کی ایک ٹانگ) آسمان پر جا لیتے ہین ۔ بہت اچھا اب جیسا حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف لائینگے اور اس آیت کی تلاوت کرینگے اور حسبہ منشاء معتقدان حیات مسیح پہر وہ آسمان ہی پر اوٹھا جائینگے کیونکہ یہ جملہ وعدہ کا ہے جس کے معنے کسی حالت مین بدل نہین سکتے ہین اور قیامت تک یکسان رہینگے چونکہ اس مین موت کا وعدہ نہین ہے صرف اوٹھانے ہی کا وعدہ ہے جو ہر وقت ایک حالت پر رہیگا ۔ پس حضرت عیسیٰ کی وفات اس سے ثابت نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ کی زندگی بجسدہ العنصری ۔ اگر وہ دو ہزار بار بھی آمد و رفت کرتے رہین نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ حضرت عیسیٰ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے جو خدا کی خاص صفت ہے اور اگر حضرت عیسیٰ دوبارہ آکر وفات بھی پا جائین تب بھی یہ آیت اپنی حالت پر رہیگی اور صریح تکذیب لازم آئیگی ۔

قال سبحانک ما یکون لی . . . . . .
فانک انت العزیز الحکیم (سورۂ مائدہ)

جس وقت حضرت عیسیٰ پڑہینگے وہ تو عین وقت قیامت ہوگا جیسا کہ یوم ینفع الصادقین سے ثابت ہوتا ہے پہر حضرت عیسیٰ کا ۴۰ برس یا ۴۵ برس دنیا مین مع اہل و عیال رہنا اور اس آیت کی قبل از قیامت تلاوت کرنی محض غلط ٹھہرتی ہے ۔ مخالفین کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ امتی ہو کر

آئینگے - لیکن بوقت تلاوت قرآن شریف اونکے متبعین اون کی زبان سے سنینگے اور خود بھی تلاوت کرینگے -

(الف) یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم (ب) ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (ج) اتنی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا - اب ان آیات کواون کے متبعین سنکر اور نظر ڈالکر اونہیں اپنی جانینگے یا رسول شاید اوسوقت امتی کا عقیدہ اون کے متبعین یعنی اوسوقت کے موجودہ مسلمانوں سے الا رسول کی جگہ الا امت پڑہوا دے تو کیا عجب ہے یہہ واضح رہے کہ قرآن کے معنی تو کسی حالت مین بدل نہیں سکتے کیونکہ یہ دوامی قانون ہے -

ع ۴ پھر جب یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم سے آگے بڑھکر تلاوت کرینگے تو سامنے اون کے یعنی اونکے ہاتھہ مین قرآن شریف ہوگا نہ اور کہینگے مصدقا لما بین یدی من التوراۃ (ماشاءاللہ)

ع ۵ چلئے آگے بڑہکر اونکی تلاوت سنئے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ع ۶ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی تلاوت کرتے وقت وہ کیا خیال کرینگے کہ محمد صاحب میرے بعد آئینگے یا قبل آچکے اور پھر جب آیت تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم پڑھینگے تو کہینگے کہ ہم آسمان پر ہون یا زمین پر یا عالم خواب مین -

ع ۷ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وہم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (سورۃ النحل الجزو نمبر ۱۴) کی تلاوت تو اور بھی انہیں چکر مین ڈالے گی کیونکہ حسب آیت کریمہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم وہ بھی تو الہ باطل ہین - اور اوس وقت آپ زمین پر زندہ تشریف رکھینگے -

ع ۸ جب آیت بل رفعہ اللہ الیہ پر نظر پڑیگی تو وہ حالانکہ مخاطب قرآن ہونگے اور آیت اونکو بلاوجہ غائب سے پکاریگی ....

....

....

اول یہہ قرآن کی فصاحت کے خلاف ہوتی ہے - دوئم اس معنی کے تحت مین اونکو آسمان ہی پر رہنا چاہئے مگر خلاف اس کے اپنے کو زمین پر دیکھینگے کیا اس آیت کی وہ اوسوقت تصدیق کرین

گے یا تکذیب -

ع ۹ مخالفین اس آیت ان من اہل الکتب الا لیومنن بہ قبل موتہ سے یہہ معنی نکالتے ہین کہ جب حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا مین تشریف لائینگے تو کل یہود ونصاریٰ اونپر ایمان لے آئینگے اور کوئی فرد اون مین کا باقی نہین رہیگا اب حضرت عیسےٰ یا مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام مع متبعین نماز پڑھائینگے اور پڑھینگے سورہ فاتحہ ضرور پڑہی جائیگی اور مغضوب و ضالین سے بچنے کے لئے دعا بھی مانگی جائیگی مگر جائے تعجب ہے کہ جب ان دونون کا وجود ہی نہین رہیگا تو پھر حفاظت کی دعا کیسی بجلی چمکتی نہین ہے - رعد گرجتا نہین ہے - شیر موجود نہین ہے - یعنی کل ہمیشہ کے لئے لا وجود ہوگئے - پس ایسے زمانہ مین ایک شخص جبکہ کل امن ہی امن ہے - ان چیزون سے حفاظت کی دعاء کرے تو ایسے شخص کو قائم الحواس کہینگے یا مخبوط الحواس اور مغضوب وضالین سے مفسرین کی رائے یہود ونصاریٰ ہے - اور جب اس سے اوپر والی آیت انا قتلنا المسیح عیسےٰ ابن مریم رسول اللہ ...

... کان اللہ عزیزا حکیما (سورہ نساء) پر غور کیا جاتا ہے تو اور ہی اعتراض اوٹھتا ہے اور مخالفین کے مانے ہوئے معنی پر سخت طوفان نازل ہوتا ہے یعنی جب سب لوگ بغیر استثناء احد سے حضرت عیسےٰ پر ایمان لے آئینگے اور کسی قسم کا شک وشبہ نہین رہے گا یا یون کہو کہ اہل کتاب کا وجود ہی معدوم ہو جائیگا اب بعد ایمان لانے کے وہ سب ذکر کردہ آیت کو پڑھینگے اور الزام کا مفہوم وہی رہیگا جیسا کہ آیت سے ظاہر ہوتا ہے بیچارے سخت ورطۂ تحیر مین پڑینگے اور کہینگے کہ یہہ کون قوم ہے جنپر یہ الزام لگایا جاتا ہے اور اپنے چارون طرف ایمانداروں کو دیکھکر کے سوچینگے اور اس نتیجہ پر ضرور پہونچینگے کہ یہ آیت زمانہ موجودہ کے لئے لغو اور فضول ہے لیکن یہہ **ناممکن** ہے کہ قرآن کا ایک شوشہ بھی کسی زمانہ مین لغو اور فضول ہو - علاوہ ازین جب اہل کتاب کا وجود ہی نہین ہوگا تو کل مقامات قرآن کے جہان جہان یا اہل الکتاب کے لفظ آئے ہین تفریح ودل لگی ہو جائینگے یعنی منادی کا پتہ نہین اور پھر بھی اوس کو ندا دے رہا ہے اللہ تعالےٰ پر سخت اعتراض وارد ہوتا ہے - نعوذ باللہ من ذالک -

محبوب علی احمدی از مونگیر

شاہی سیاحت

چونکہ ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز اینڈ پرنس آف ویلز سیاحت ہند کے لئے تشریف لائے ہین اور احمدی جماعت اپنی ارادت اور فرمانپذیری کیوجہ سے جو خصوصیت کے ساتھہ وہ قیصر ہند اور سلطنت برطانیہ کے ساتھہ رکھتے ہین ان کے حالات سفر کے معلوم کرنے کے ازبس خواہشمند ہے اس لئے الحکم مین بالالتزام یہ حالات درج ہوتے رہین گے - مین سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے ان شاہی مہمانون کو مبارک باد دیتا ہون اور دلی جوش کے ساتھہ انکا خیر مقدم کرتا ہون - خدا کرے کہ وہ اس سفر ہند سے مفید اور بابرکت نتائج حاصل کرین اور رعایائے ہند کی حالت اور اسکی ضرورتون سے کماحقہ واقفیت بہم پہونچائیں - ایڈیٹر

حضور ولیعہد بہادر کا ورود مسعود

ہز رائل ہائنس پرنس اینڈ پرنسس آف ویلز باب الہند بمبئی مین پہونچ گئے - ۹ نومبر کو بمبئی مین بڑی رونق تھی - تیس سال ہوئے جب حضور ملک معظم بحیثیت ولی عہد اس جزیرہ پر رونق افروز ہوئے تھے - اسوقت سے اسے بہت کچھہ ترقی ہوئی ہے - اس کی حرفت وتجارت بڑھ گئی ہے - اس کے باشندون کے تمول مین بہت کچھہ اضافہ ہوگیا ہے - جس وقت حضور ولی عہد بہادر اپالو بندر پر اترے - اس وقت سے ان کے گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہونے تک چارون طرف سے وفاداری اور عقیدتمندی کے اظہار ہوتی رہی - اس روز دن بھی بہت اچھا تھا معمولی طور پر صبح کو ہر جانب کہر سا چھایا ہوتا ہے - لیکن ۹ - نومبر کو آفتاب کے طلوع ہوتے ہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور مطلع بالکل صاف ہوگیا جس سے سڑکون کی آراستگی کا منظر دوبالا ہوگیا - لوگ نور کے تڑکے ہی کام کاج مین مصروف ہوگئے - کچھہ تو اپنے مکانات کی باقی ماندہ آراستگی مین مصروف ہوگئے - اور اکثر نے اپالو بندر کا راستہ لیا - ساتھ ہی بجے آدمیون سے کھچا کھچ بھر گیا تھا ان مین سب قومون فرقون اور جماعتون کے لوگ تھے سفید اور سرخ شامیانے جو حضور ولی عہد بہادر کے استقبال کے لئے لگائے گئے تھے - عجیب لطف دے رہے تھے لوگون کی نظرین سمندر کیطرف لگی ہوئی تھین - آٹھ بجے جھنڈے کے جہاز پر بگل بجا ہوا - اور چشم زدن مین ہر جہاز پر پھریرے اڑنے لگے - یہ بحری سلامی حضور ملک معظم کی سالگرہ کیوجہ سے ہوئی تھی - ورنہ یہ سلامی گھنٹہ بعد ہوتی - اس کے بعد افق پر جہاز کی جھلک نظر آئی - اور ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ پر شاہانہ سلامی کی سر ہوئین - جس کا یہ مطلب کہ جنگی جہاز بندرگاہ مین داخل ہوئے - سب کے آگے آگے فاکس اور پراسپرین تھے - پیچھے ہز رائل ہائنس کا جھنڈا شاہی جھنڈا جہاز پر اور سفید نشان اڑ رہے تھے - اسوقت بندرگاہ کی رونق قابل دید تھی - گیارہ بجے تو پون کی اکتیس توپین سر ہوئین - اور چارون طرف دھوان چھا گیا - جسے دیکھکر خیال آتا تھا کہ لڑائی مین جہان بارود سے کام لیا جاتا ہے کیا حشر برپا ہوتا ہوگا - رناؤن تھیک اپالو کے مقابلہ مین رکا سوا گیارہ بجے ہر جہاز لنگر انداز ہوگیا - جہاز رناؤن پروگرام کے وقت سے ۴۵ منٹ پہلے لنگر انداز ہوچکا تھا - چونکہ سرکاری طور پر حضور ویسرائے کے ہونے مین چار گھنٹہ کی دیر تھی اس لئے بڑی رسم عمل مین نہین آئی - اس غرض کہ ہز رائل ہائنس شہر کے اندرون مین ہوکر والیسرائے بہادر مقررہ وقت سے ۱۵ منٹ پیشتر روانہ ہوگئے - اب یہان استقبالی شامیانہ مین ہز رائل ہائنس کا استقبال کرنے کے لئے آنے لگے - جن مین والیان ریاست جیسا کہ کورٹ سکرٹری اور قنصل تھے گھوڑون کی ٹاپون اور توپون کی سلامی نے والیسرائے کی آمد کا اظہار کیا - لارڈ کرزن گاڑی سے اترے ہز اکسیلینسی کی مریضانہ حالت دیکھکر ہر شخص کو صدمہ ہوتا تھا وہ لکڑی کے سہارے چلتے تھے ٹھیک تین بجے لارڈ کرزن معہ ہز اکسیلینسی جہاز مین سوار ہوکر رناؤن کو روانہ ہوئے ۱۵ منٹ بعد لارڈ لیمنگٹن بہادر معہ بمبئی ڈپوٹیشن جس مین چیف جسٹس بشپ آف ڈائوسیز اور ممبران کونسل شامل تھے روانہ ہوئے - ہز رائل ہائنس اس جہاز سے اترے جو انہین بندرگاہ لایا تھا اور کل بیڑے نے شاہی سلامی سر کی بندر پر پہلے ہز اکسیلینسی والیسرائے اور پھر لے التزتیب ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز ہز رائل ہائنس پرنسس آف ویلز اور ہز اکسیلینسی

آترے - سیڑہیون کے نیچے افسران اسٹاف جمع تھے - جن مین سب سے نامور سر پرتاب سنگہ آنریری کرنل امپیریل کیڈٹ کور تھے جسوقت ہز رائل ہائنیس نے ہندوستان مین قدم رکہا سر پرتاب سنگہ نے مناسب طریقہ سے سلام کیا - اس کے بعد چند منٹ تک حضور ولیعہد بہادر نے اپنے اسٹاف سے گفتگو کی - اسکے بعد ہیں لارڈ کرزن د ہز رائل ہائنیس و لیڈی کرزن وہ سیڑہیون پر چڑہکر بندر کو روانہ ہوئے - جہان اعلےٰ حکام ان کا انتظار کر رہے تھے - ہز رائل ہائنیس وائس ایڈمیرل کی ٹھنڈی سفید گرمیون کی وردی پہنے ہوئے تھے - سر پر آفتابی خود تہا صرف نمائیشی چیز ستارہ ہند کا فیتہ تہا - ہز رائل ہائنیس کی پوشاک بھی بالکل سادہ تہی - اور وہ انڈین آرڈر کا تمغہ زیب تن کئے ہوئے تھین -

ہز رائل ہائنیس کی صحت نہایت اچہی معلوم ہوتی تہی اور بحری سفر کی وجہ سے وہ اور بہی قوی ہو گئے تھے - اعلےٰ حکام اور ہندوستانی والیان ریاست پیش کئے گئے - اس کے بعد رائل پارٹی میونسپلٹی کا ایڈریس لینے کے لئے دوسری جانب متوجہ ہوئے - ایڈریس سر فیروز شاہ مہتہ نے پڑہا - جسکا جواب ہز رائل ہائنیس نے صاف اور گونجتے ہوئے الفاظ مین دیا جنہین سب لوگ سن سکے - ہار پہننے کے بعد دیر رائل ہائنیس معہ جلوس شہر مین ہوکر گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہوئے - سڑکون پر دور دیہ جم غفیر تہا - لوگ نہایت خلوص کا اظہار کر رہے تھے شہر کی سجاوٹ اعلےٰ پیمانہ پر تہی - ۱۲ - بجے رات کے حضور ویسرائے اگرہ کو روانہ ہوگئے -

حضور ولیعہد بہادر کی پہلی تقریر

۹ - نومبر کو بمبئی میونسپل کارپوریشن .... کے ایڈریس کا ہز رائل ہائنیس پرنس آف ویلز نے جو جواب دیا تہا - اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے -

مسٹر پریسیڈنٹ اینڈ جنٹلمین آف دی میونسپل کارپوریشن آف بمبئی ! آپ نے [illegible] ہمدردی پرنس آف ویلز کا [illegible] کیا ہے اس کے لئے مین آپکا [illegible] دل سے ممنون ہون - آپنے [illegible] نے کا ذکر کیا ہے اس سے ہم [illegible] ہوئے ہین - درحقیقت [illegible] قدم رکہنے کے لئے پہلی پرنس [illegible] نازان ہین - آپ کے ایڈریس کے الفاظ با این ہمہ فصاحت جو کچہہ آج ہم یہان دیکھتے ہین - اس سے ہماری ہم جنس رعایا کو جو سلطنت کے دوسرے حصون میں ہین - مطلع نہین کر سکتے - نہ وہ ہندوستان کے اس عظیم الشان مغربی بندر کے باشندون کی جو اس شاندار رسم مین شریک ہین - کوشش اور عقیدت مندی کو کما حقہ سمجہہ سکتے ہین - ٹہیک ۴۰ سال ہوئے - کل کی بات ہے - میرے پیارے والد ملک معظم اسی جگہ کے قریب کہڑے ہوئے فرما رہے تہے - کہ ہندوستان دیکھنا میرے لئے خواب وخیال تہا - یہی کیفیت میری اور پرنسس کی تہی - اور جس طریقہ سے آپ اور آپ کے رفقاء ان خوابون کو معرض ظہور مین لائے اسکے لئے ہم آپ کے تہ دل سے ممنون ہین - اس طرح اپنے پدر بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے مین ہم اس رسم کو پورا کرتے ہین - جو انہون نے قایم کردی ہے - اور جو مین یقین کرتا ہون - نسلاً بعد نسل دوہرائی جاتی رہے گی - مجھے امید ہے - بلکہ یقین ہے - کہ وہی محبت آمیز دلچسپی اس بڑے ملک کے ساتہہ جو ہندوستان آنے سے میرے والد کے دل مین پیدا ہوگئی تہی - اور اس کے بعد سے کبھی زائل نہین ہوئی - وہی مین حاصل ہوگی اگر اس وسیع سلطنت کے مختلف ممالک کے سفر کے دوران مین پرنسس اور مین باشندگان ہند کی ہمدردی اور عقیدت مندی حاصل کر سکیں تو ہم اس سفر کا جس کا ہمین موقع ملا ہے - نتیجہ بہتر پائین گے - چار سال ہوئے ہز میجسٹی کی مادر المجر قلمرو کو جو قابل یادگار اور خوش نصیب مشن گئی تہی - اس کی یہ آخری منزل ہے - اگرچہ اس شہر مین ہم بالکل اجنبی ہین لیکن آپ کی کوششون اور کامیابیون کے متعلق ہم نے بہت کچہہ پڑہا اور سنا ہے - مغربی ہند کا صدر مقام اور ایسا بندرگاہ ہونیکی حیثیت سے جو اس مشرقی براعظم اور یورپ کو ملاتا ہے - بمبئی کو شاید ہر دوسرے مشرقی شہر سے زیادہ اپنے آپ کو زمانہ حال کی ضروریات زندگی کے مطابق کرنا پڑا ہے - اسے اپنے درجہ کے مطابق رہنا پڑتا ہے - اور خوشنما اور دلکش سرزمین کا دروازہ ہونے کی حیثیت سے یہ درجہ کسی قدر بہاری ہے لیکن اگر مین سمندر کے مختصر اثر اور جو کچہہ یہان دیکھہ رہا ہون اس سے اندازہ کرون - تو بمبئی نے اپنے احسانات مین کمی نہین کی - علاوہ اپنی عمارات کی خوبصورتی اور قدرتی فوائد کے اسے تجارتی سہولتون اور ۱۰ لاکہہ باشندون کی صحت اور بہبودی کا خیال ہے - مین خوش ہون - کرنی گودی اور پہلی بڑی گلی کو جو کمیٹی توسیع شہر نے تعمیر کی ہے مجہہ سے منسوب کیا گیا ہے - اور تمام بڑے بڑے شہرون کی طرح جن کا مدار تجارت پر ہے - بمبئی پر بہی مختلف حالتین گذری ہین - اور آپ کی میونسپل تاریخ ہماری سلطنت کے بہت سے دوسرے شہرون سے مشابہ - جن کی مین نے سیر کی ہے آپ کی سرسبزی کے زمانہ مین آپ کو ایسی عمارتین اور دوسری چیزین مل گئی ہین جن پر آپ بخوبی فخر کر سکتے ہین - لیکن آپ کی آبادی نہی بہت بڑی ہے - اور آپ اب راہ عقلمندی ایسے مسائل کی جانب متوجہ ہوگئے ہین - جو مغرب مین ہمین معروف کئے ہوئے ہین - یعنی وسیع گلیان اور صحت بخش حرفتی مقامات - مسٹر چیرمین ! مین آپ کی اور تمام ان لوگون کی جو بمبئی کی بہبودی کے لئے کام کر رہے ہین - ترقی متمنی ہون - میرے خیال مین اس سے زیادہ فیاضانہ کوئی کام نہین ہے - کہ کوئی شخص اپنے شہر کی ترقی کے لئے کچہہ کرے - اس قسم کے سفرون مین جیسا اب پرنسس کو اور مجھے درپیش ہے - ایک نقص ہے - تمام چیز دیکھنے کا وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے - جو لوگ ہمارے استقبال مین شریک ہوئے ہین - ہم انہین فرداً فرداً نہین بتا سکتے - کہ ہم کتنے ممنون ہین - مجھے اپنے والد اور اپنے گذشتہ فرمانروا آپ کی پہلی ملکہ قیصرہ سے ہندوستان اور ہندوستانیون کی محبت ورا ثلتہً ملی ہے - عنوان شباب ہی سے مینے ہندوستان کے نام کو مہربانی و وفاداری ملاطفت اور بہادری جیسے اوصاف سے منسوب کیا ہے اور مجھے ذرا بہی شک نہین ہے - کہ ابتدائی خیالات آئیندہ چند ماہ کے تجربہ سے قوی و مستحکم ہوجائینگے - جیسا کہ ہم چاہتے ہین ہم آپ کی کل انسٹیٹیوشین نہین دیکھہ سکتے - لیکن ہمین امید ہے کہ ہندوستان کے دیگر حصون مین اسی قسم کی دوسری انسٹیٹیوشنون کا کچہہ حال معلوم کر سکین گے ہم دونون کو امید ہے کہ ہم اپنے ساتہہ وطن کو نہ صرف ہندوستانیون کی ہمدردی اور محبت بلکہ ہندوستان کی ضروریات اور مسائل کے ساتہہ بڑہی ہوئی دلچسپی بھی لیجائینگے - اور مختلف سرکاری وغیر سرکاری برٹش و ہندوستانی طبقون سے واقفیت پیدا ہوجائے گی جو خدا کے فضل سے ایک ہی مقصد کے لئے کام کر رہے ہین - یعنی ہندوستان کی بہبودی اور اس کے باشندون کی خوشی و خرمی مین ملک معظم سے آپ کی اس وفاداری اور عقیدت مندی کا ضرور ذکر کرون گا - جو آپ کو ان کے تاج اور ذات سے ہے اور یہ یاد کرکے کہ آج ہم ہز میجسٹی کی سالگرہ منا رہے ہین - یہ تیزان کی خاص مسرت کا باعث ہوگی - اور مجھے یقین ہے - کہ یہ بڑی جماعت میرے ساتہہ یہ دعا کرنے مین شریک ہوگی کہ یہ دن سالہا سال تک آتا رہے -

حضور ولیعہد بہادر کی سیاحت ہند

ولیعہد بہادر بمبئی مین

الگزنڈرا گودی سے دیر رائل ہائنیس سیدہے رائل بمبئی یکٹ کلب کو چائے نوشی کے لئے گئے آنریبل مسٹر ہفرچیر مین اور مسٹر والٹرنیگ آنریری سکرٹری نے استقبال کیا - پارٹی مین ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی ایمپتھل بھی تھین - دیر رائل ہائنیس نے کلب مین ایک گھنٹہ صرف کیا - اور یار کشائرز کا بینڈ سنتے - اور ان لوگون سے باتین کرتے رہے - جن کو شرف باریابی حاصل ہوتا تہا - ۱۸ کی شام کو ڈنر کے بعد دیر رائل ہائنیس تاج محل کلب کے جلسہ ہال مین شریک ہوئے - آراستگی ایسی اعلےٰ پیمانہ پر کی گئی تہی کہ کلب کی معمولی عمارت پری خانہ بن گئی تھی - کلب کے دروازہ پر روشنی کا ایسا انتظام تہا کہ درختون اور جہاڑیون مین بہی بتیان لگی ہوئی تہین - ایک خوبصورت شامیانہ بہی طیار کیا گیا تہا - ہال کے کمرہ کی دیوارون پر ایسے نقش و نگار سے آراستہ کیا گیا تہا کہ طلائی کام کا شبہ ہوتا تہا - دیر رائل ہائنیس کیلئے ایک ڈرائنگ روم خاص طور پر تیار کر کے اسے فرانسیسی وضع پر سجایا گیا تہا - کلب کے احاطہ ہی مین شامیانے اور مسقف روشین تیار کی گئی تھین - جن مین دو ہزار سے زیادہ چینی قندیل اور بے شمار چہوٹی بتیان روشن تہین - ۱۸ نومبر کو گورنمنٹ ہاؤس مین ہز رائل ہائنیس نے مسٹر ہسٹنگ ولیم ایجرلی اور مسٹر ہربرٹ جارج جل کمشنر پولیس کو تمغے دیئے مسٹر سیسون جیکب اور مسٹر کریم بھائی ابراہیم کو بہی تمغے عطا ہوئے - اس موقع پر ہز اکسیلنسی گورنر بہی موجود تہے ہز رائل ہائنیس نے پرائیویٹ طور پر شہر کے حسب ذیل ۵ سر برآوردہ لوگون کو شرف باریابی بخشا - سر جمسیٹ جی جی جی بہائی - مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی بہنڈارکر مسٹر - مسٹر بی - ایم ملاباری اور سر فیروز شاہ مہتہ - اس کے بعد ہز رائل ہائنیس کے راج کمار کالج

راجکوٹ کے بائیس ۲۲ کماروں سے ملاقات کی جن میں پرنس رنجیت سنگھ بھی ہیں شام کو مشہور مندر الفنٹا کی سیر کا وقت تھا - لیکن اس کے لئے ضروری تھا - کہ سویرے روانہ ہوں - اس لئے وسرائے ہائینس نے دہوپ کے خیال سے وہاں جانا ملتوی کردیا - اور اسکی بجائے کشتی میں سوار ہوکر بندرگاہ کا گشت کیا - اس موقع پر مسٹر ایف ساؤتھول پائپر سینیئر ڈاک ماسٹر وسرائے ہائینس کے ارشاد کے بموجب پیش کئے گئے - اور انہوں نے مسٹر پائپر کو مٹی کے تیل کی کشتی میں آگ لگ جانے کے وقت بہادری دکھلانے پر مبارکباد دی بعد ازاں جنگی جہاز پر ڈنر تناول فرمایا - اور اپالو بندر سے بی بی سی آئی - ریلوے سے اندرون ملک کے پہلے سفر پر روانہ ہوئے - ایک کثیر التعداد گروہ نے خیر باد کہا -

۱۴ کی شب کو شہر میں نہایت اعلےٰ پیمانہ پر روشنی کا انتظام تھا - بمبئی میں ایسی روشنی اور رونق وچہل پہل کبھی نہیں ہوئی تھی جس سے تمام پہلے نظارے ماند پڑ گئے تھے تمام پبلک عمارتیں رشک عروس بنی ہوئی تھیں - گورنمنٹ ہاؤس ہزاروں رنگا رنگ بتیوں سے بقعۂ نور نظر آتا تھا جو گلیاں نسبتاً تنگ ہیں - ان میں روشنی ایک سمت سے دوسری سمت تک مسلسل ہوگئی - اور روشنی کی چہت بن گئی تھی - بندرگاہ میں تمام جہازوں پر برقی روشنی تھی حضور ... پر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آتشبازی چہوٹ رہی ہے ہزاروں کی تعداد میں تماشائی قرب وجوار سے آ گئے تھے - پولس کا انتظام ایسا عمدہ تھا کہ باوجود اس بہیڑ بہاڑ کے کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہوئی - جلوس ۷ بجے شام کے نکلا تھا - لیکن عام نگاہیں آدہی رات گذر نے پر بہی اس دلفریب نظارہ سے سیر نہیں ہوئی تہیں - اور یہ معلوم ہوتا تھا - کہ سارا شہر گہروں سے نکل پڑا ہے -

ولیعہد صاحب کا پروگرام لاہور

چٹھی آمدہ گورنمنٹ پنجاب سے معلوم ہوا ہے کہ حضور پرنس آف ویلز بہادر ۲۸ - نومبر کو ۱۲ بجے دن کے وقت لاہور تشریف لائیں گے - ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب وافسران ورؤسا خیر مقدم کریں گے اور ۴۲ خاندانی مستورات حضور پرنس آف ویلز کا خیر مقدم کریں گی - ران بعد حضور پرنس وپرنسس آف ویلز معہ شاہی جلوس کے سٹیشن سے روانہ ہوکر لنڈا بازار ہوتے ہوئے گون سڑک سے قلعہ میں جائیں گے - راستہ میں سے تمام راجگان ورؤسا شامل جلوس ہوں گے وہاں سے جلوس ضلع کی کچہری کے سامنے سے ہوتا ہوا انارکلی بازار میں جائیگا جہاں میونسپل کمیٹی ایڈریس دیگا - اسی شام کو لارنس ہال میں صوبے کے شرفاء کی ملاقاتیں ہوں گی - ۲۹ - نومبر کو والیان ریاست سے ملاقات ہوگی اور دوپہر کو شاہزادی صاحبہ ڈفرن ہسپتال معائنہ کریں گی رات کو شالامار باغ میں جلسہ ہوگا - ۳۰ - نومبر کو والیان ریاست سے ملاقات بازدید ہوگی اور دوپہر کو ایچیسن کالج تشریف لیجائیں گے رات کو صوبہ کے انگریزوں کیطرف سے جلسہ بال دیا جاویگا - یکم دسمبر کو میدان اچہرا میں امپیریل سروس ٹروپس کا ملاحظہ ہوگا - اور دوپہر کو لیڈی ریواز صاحبہ دعوت دیں گی - شام کو جہ برجی کے قریب آتشبازی ہوگی اور رات کو ½ ۱۰ بجے حضور موصوف پشاور کی طرف روانہ ہوں گے -

برہما کا پروگرام

برہما کے لئے شاہی سیاحت کا مکمل پروگرام حسب ذیل ہے -

رنگون میں پبلک داخلہ ۱۳ - جنوری روز شنبہ وقت ½ ۸ بجے صبح - میونسپل ایڈرس - افتتاح وکٹوریا - پارک بوقت ½ ۴ بجے شام شرکت شاہی ضیافت ½ ۸ بجے شام -

یکشنبہ : - نماز اور شوئے ڈیگن پیگوڈا کی سیر -

دوشنبہ : - ۱۱ بجے صبح ٹیک یارڈوز کی سیر - گارڈن پارٹی میں شرکت - جہیل اور ڈلہوزی پارک میں ½ ۹ بجے شام کے روشنی کا معائنہ مانڈلے کو پرائیویٹ روانگی ۱۱ بجے شام -

سہ شنبہ : - مانڈلے میں پبلک داخلہ ½ ۴ بجے شام - میونسپل ایڈریس -

چہارشنبہ : - صبح کو محل - ارلکان پیگوڈا اور زگیو بازار کا معائنہ چار بجے شام کے گارڈن پارٹی - اور کشتیوں کی دوڑ - گیارہ بجے شب کے پرائیویٹ روانگی -

پنجشنبہ : - سارا دن دریا کی سیر میں صرف ہوگا -

جمعہ : - پوگیی میں مرغابی کا شکار -

شنبہ : - پروم میں پرائیویٹ ورود - رنگون ½ ۷ بجے صبح کے پہنچ جائینگے - یکشنبہ کو ۸ بجے صبح کے مدراس کو پرائیویٹ طور پر روانہ ہو جائیں گے -

ایک ضروری خط

ہمارے ایک واجب الاحترام مخدوم چودہری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ نے روزانہ کے متعلق مجھے ایک خط لکھا ہے جو کم از کم میں چاہتا ہوں کہ الحکم کے ناظرین ضرور پڑھ لیں - بحالات موجودہ آخر میں چودہری صاحب نے مجھے روزانہ کے اجراء سے روکا ہے لیکن ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کیوں ؟ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ چودہری صاحب کا یہ خط نہایت غور سے ناظرین الحکم پڑہینگے اور ان امور کی تکمیل کی طرف توجہ کریں گے جو ضروری ہیں - چودہری صاحب سلسلہ کے لئے ایک غیر جوش اور قوم کے لئے دل میں درد رکھتے ہیں پیرانہ سالی میں انہوں نے ضلع ہوشیارپور کی احمدی جماعت کی فرد طیار کرنے کیلئے خود سفر کیا - جزاہم اللہ احسن الجزاء

ایڈیٹر

حامداً ومصلیاً - میرے مکرم شیخ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میںنے اخبار الحکم میں بعض صاحبان کی پرزور تحریک اسکے روزانہ اشاعت کے بارہ میں دیکہی ہے - اور جناب کی منشاء درخواست کے آنے پر آمادگی معلوم ہوئی ہے - اس معاملہ میں میری جو کچھ ناقص رائے ہے اسکو بہی ظاہر کردینا اسلامی اخوت کا فرض سمجھتا ہوں - اس امر سے تو انکار نہیں ہوسکتا کہ اس اخبار نے اسلام کی اشاعت اور اہل اسلام کی ہدایت میں نہایت سعی اور جانفشانی سے کام کیا ہے - اور احمدی جماعت کے لئے خصوصاً اسکا وجود نہایت ضروریات میں سے ہے لیکن اب اسکو ترقی دینا اور اعلےٰ پیمانہ پر قائم کرنا دو باتوں پر منحصر ہے - آپکی ہمت اور قوم کی مدد - پہلے امر کی نسبت تو ہم کو کوئی کلام نہیں - اور آپ اسکو بڑی آسانی سے روزانہ چلا سکتے ہیں - اب رہا دوسرا امر جسپہ سارا دار ومدار ہے - اسمیں پہلے یہ بات دریافت طلب ہے کہ ہماری جماعت ایسی قوم بن گئی ہے کہ دینی کاموں کو نہایت خلوص نیت اور دلی جوش کے ساتھ بسہولیت سرانجام دے سکے میں اپنے علم اور تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہنوز دلی دور است - کہنے کو تو احمدی جماعت کی تعداد لاکھوں تک پہونچ گئی ہے لیکن اگر حضرت اقدس کے ارشاد اور ہدایات کے بموجب دیکھا جائے تو اگر دو لاکھ میں دو ہزار سچے احمدی اور مسیح موعود کے متبع ہوں تو بہت بڑی تعداد ہے اور بہت کچھ کرکے دکھلا سکتے ہیں مگر چونکہ قوم کے سارے کام میگزین لنگرخانہ مدرسہ اور ہفتہ وار اخبار الحکم نے بہی مناسب اندازہ تک ترقی نہیں کی تو ہماری امید اور بہی کمزور اور مایوسی کے قریب پہنچ جاتی ہے - ہماری جماعت میں بہت ایسے باثروت اور متمول آدمی موجود ہیں - کہ اگر وہ صرف الہٰی احکام کی تعمیل کیطرف متوجہ ہوں اور اپنے مال میں زکواۃ ادا کریں تو قوم کے سارے کام بآسانی حل ہو سکتے ہیں - مگر ان کے دلوں نے مسیح کی تعلیم سے پورا اثر نہیں کیا - خداوند تعالےٰ نے اسلام کی امداد کے لئے یہ بہت اچھا زمانہ عطا فرمایا تھا - اگر ہم میں اسلام کی سچی محبت ہوتی تو دنیا میں اسلام ہی کا کلام ہوتا جناب من یہ تو میرا نور الیقین ہے کہ اسلام کی اعانت اور حفاظت کے جو وعدے احکم الحاکمین نے اپنے رسول کے ساتھ کئے تہے انکی ایفا کا یہی وقت ہے اور اس شخص کی معرفت پورے ہونگے مگر موجودہ مسلمانوں کی یہ قوم وہ قوم نہیں ہے جو خدا کے ان وعدوں کے ایفا کا ذریعہ بنینگے - بلکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کوئی اور ایسی پرجوش اور باہمت قوم اسلام کو عنایت فرما دیگا جو خدا کی منشاء کو پورا کرنے والی ہوگی - صاحب من ضرورت تین قسم کی ہوتی ہے - ضروری - عنایت ضروری - اشد ضروری ہمارے لئے اشد ضروری کام غیر ملکوں میں اسلام کی اشاعت کا ہے جو بذریعہ میگزین بخوبی پورا ہوسکتا تھا سو اسکی اشاعت حسب تعداد تک بہی ہم سے نہیں ہوسکی - دوسرا نہایت ضروری کام ہمارے لئے مدرسہ تھا - کیونکہ مسلمانوں کی قوم کے بچوں کے لئے یہی ایک مدرسہ تھا جو انکو دیندار مسلمان بناکر ہوشیار دنیادار بنا سکتا تھا - سو اسکی جو کچھ حالت ہے وہ بہی آپسے پوشیدہ نہیں ہے - تیسرے ضروری کام میں لنگرخانہ واجرائے اخبارات وتصنیف کتب کا کام ہے - سو ان تینوں کاموں کو ذرا سرسری نظر سے ملاحظہ فرماکر آپ بہی الحکم کو روزانہ جاری کردیں - میری رائے میں آپ ہرگز ہرگز یہ ارادہ نہ فرماویں اگر آپ ایسا کریں گے - تو میرے ان الفاظ کو حفاظت سے یاد رکہیں "کہ آپ نقصان اٹھائینگے" آپ اسی ہفتہ وار کو ہی ترقی دینے میں سعی کرتے رہیں - اور اسکی کمیوں کے پورا کرنے کی کوشش کریں - وما علینا الا البلاغ

آپکا سچا خیرخواہ غلام احمد

خواب سے جاگو - آنکھیں کہولو

اور دیکھو کہ مندرجہ ذیل گہڑیاں کسقدر سستے داموں پر فروخت کرتے ہیں - ابھی اگر آپ نے گہڑیاں نہ خریدیں - تو پہر کب خریدو گے - صاحبان جلدی گہڑیاں خرید لیں ورنہ پہر ایسا بہترین موقع نہ ملیگا -

اصلی راسکوپ سسٹم واچ گارنٹی ۲ سال قیمت تین روپیہ علاوہ محصول

اگر یہ گہڑی عرصہ گارنٹی میں بلا کسی خاص نقص کے چلنے سے رک جاویگی تو ہم بلا اجرت درست کرینگے اس سے زیادہ اسکے پختہ پائدار ہونیکا کیا ثبوت ہو سکتا ہے منگوا کر ملاحظہ کیجئے قیمت تین علاوہ محصول بکس شیشہ بیرنگ ہمراہ گہڑی مفت -

نکل سلور کی رسٹ واچ گارنٹی ۴ سال قیمت چار روپیہ علاوہ محصول

یہ گہڑی کلائی پر باندہی جاتی ہے اس سے مرد کے نہایت پختہ اور پائیدار ہیں کیلئے ... کی گہڑیاں ہیں ...

ہم جیب میں بہی الگ رہ سکتی ہے ... نہیں بگڑتی - قیمت چار روپیہ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ :- منیجر حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی ...

ٹرسٹیان مدرسہ

چار یا پانچ سال کا عرصہ ہوا کہ مجلس منتظمہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے ایک تجویز بغرض تقرر ٹرسٹیان مدرسہ شائع کی تھی جس میں ممبری کی شرط صرف ماہوار چندہ کی ادائیگی اور کوئی خدمت رکھی گئی تھی - اور مجلس کیطرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا - کہ بجٹ اور سکیم کا فیصلہ اجلاس ٹرسٹیان میں ہوا کرے گا اور ایک سالانہ رپورٹ سب ٹرسٹیوں کی خدمت میں بھیجی جایا کرے گی - مگر بعض امور کیوجہ سے نہ کوئی اجلاس ٹرسٹیان ہوا اور نہ ہی اُنکے اِن باتوں پر عمل درآمد ہوا جنکا اعلان کیا گیا تھا - اب بعض احباب اور بزرگوں کی تحریک سے دوبارہ اس تجویز کا اعلان کیا جاتا ہے - اور ٹرسٹیان کا اجلاس آخری ایام دسمبر میں ہوگا جسمیں تمام امور کا فیصلہ ہوگا کہ مجلس ٹرسٹیان کے کون کون سے عہدہ دار ہونے چاہئیں - اور اسکے کیا کیا قواعد ہونے چاہئیں اور اس میں احباب کی شمولیت کس طریق پر ہونی چاہئے اور کون کون سے حقوق یا ذمہ داریاں اسکو مدرسہ کے متعلق حاصل ہونی چاہئیں - بالفعل اس میں صرف وہ احباب شامل سمجھے جاوینگے جنہوں نے بجواب سرکلر لیٹر جو منتظمین مدرسہ اور بعض دیگر احباب کیطرف سے شائع ہوئی تھی - پانچ روپیہ ماہوار چندہ دینا منظور کیا ہے - آخر میں تمام احباب سے یہ میری استدعا ہے کہ جو صاحب توفیق ہوں انکو ایسے مشوروں میں ضرور شامل ہونا چاہئے تاکہ مدرسہ کا استحکام دن بدن بڑھے اور اسکی حالت روبہ ترقی ہو اور تمام احباب کو اس مدرسہ میں ایک نیا شوق پیدا ہو کر وہ اپنے اپنے یا اپنے دوستوں اور اقارب کے بچوں کو یہانتک بغرض حصول تعلیم بھیجنے کی کوشش کریں - کیونکہ یہی ایک بات ہے جس سے مدرسہ سے وہ پورا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے جسکے حصول کے لئے اسے قایم کیا گیا ہے -

اسی اثنا میں یہہ بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ سرکلر لیٹر میں بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ علاوہ ٹرسٹیان کے ایک گروہ معاونین مدرسہ کا ہو جس میں وہ تمام لوگ شامل ہوں جو ایک روپیہ ماہوار چندہ دے سکتے ہوں اور اسکو بھی بذریعہ رپورٹ کے وقتاً فوقتاً حالات و آمدنی و اخراجات مدرسہ سے اطلاع رہے - اور وہ اسکی بہتری کی تجویز سوچتے رہیں - اکثر احباب نے جن کے نام چٹھی لکھی گئی تھی ٹرسٹی یا معاون ہونا منظور فرمالیا ہے جنہوں نے ابھی تک اطلاع نہیں دی وہ بہت جلد مطلع فرماکر مشکور فرماویں - ابتداء میں یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ چونکہ خود بخود چندہ دینے میں بعض احباب سے تساہل ہو جاتا ہے اسلئے جو احباب خود بخود ماہوار چندہ بھیجنے کی ذمہ واری نہ اٹھا سکیں ان سے آخیر مہینہ پر بذریعہ وی پی انکا ماہوار مقررکردہ چندہ وصول کر لیا جاوے - بعد اس کے بعض دوستوں نے یہ کہا کہ وی پی کرنے میں مفت کا نقصان مدرسہ کا ہوگا اور اس لئے وی پی کی تجویز کو ملتوی کر دیا گیا تھا مگر ایک ہی مہینہ کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ وی پی کے ذریعہ وصولی مفید ہے - کیونکہ جب زیادہ چندہ جمع ہو جاتا ہے تو اسکا دینا دشوار ہوتا ہے کہ خود بخود بعض وقت یاد نہیں رہتا یہ گویا ایک ایسی تحریک ہوگی جس سے احباب کو اپنا مقررکردہ چندہ وقت پر یاد آجایا کرے گا - اور اسکی ضرورت کو بھی وہ محسوس کر سکینگے - بنابریں پھر یہی تجویز کی گئی ہے کہ ماسوائے اُن احباب کے جو خود ہی چندہ بھیجنے کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں دیگر احباب سے بذریعہ وی پی چندہ وصول کر لیا جایا کرے - یہ تھوڑا سا خرچ وی پی کا انشاء اللہ بہت سے فوائد کا موجب ہوگا -

آخر میں یہ التماس ہے کہ وی پی صرف اس لئے بھیجا جائیگا کہ بعض احباب نے خود اس طریق کو پسند فرمایا ہے کہ خود بھیجنے میں بعض وقت کسل ہو جاتا ہے - اور بہت بقایا جمع ہو جاتا ہے اور یہ عین موقع پر ایک تحریک ہو جایا کرے گی - والا اس سے یہ منشاء ہرگز نہیں کہ کسی دوست سے باکراہ و جبر کچھہ وصول کیا جاوے - پس وی پی کو جو احباب بانشراح صدر وصول فرماویں فرماویں ورنہ دفتر میں اطلاع دیدیں کہ وہ خود ہی بھیجدیا کرینگے اسکے نام وی پی نہ بھیجا جاوے -

الراقم - محمد علی سکرٹری مجلس منتظمہ مدرسہ

چندہ بھیجنے والے احباب توجہ کریں

(۱) حضرت اقدس کے نام جو منی آرڈر بھیجا جاوے وہ ایسا ہونا چاہئے - جو لنگر خانہ یا صرف حضرت کی ذات خاص کیلئے ہو بعض احباب کل مدات کا روپیہ ایک جگہ حضرت صاحب کے نام بھیجکر پھر اسکی تفصیل دیتے ہیں کہ فلاں مد میں اسقدر اور فلاں فنڈ میں اسقدر جس سے حضرت اقدس کو تکلیف ہوتی ہے آپکے اوقات ایسے فضول حسابوں سے خالی ہونے چاہئیں - اسلئے سوا اُن دو مدات کے جنکا ذکر اوپر ہوا احباب بقیہ مدات متعلقہ میں بھیجا کریں - یا اگر اکٹھا بھیجنا ہو تو بجائے حضور علیہ السلام کے نام پر بھیجنے کے کسی دوسرے صاحب کے نام بھیجدیا کریں جسکو اس قسم کی تقسیم کی فراغت ہو -

(۲) منی آرڈر کوپن عموماً خالی ہوتے ہیں یا پر ضروری باتیں نہیں ہوتیں - مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ ابھی حضرت اقدس کی جانب سے چند کوپن آئے ہیں ان میں سے ایک کوپن پر یہ عبارت ہے عہ چندہ لنگر عہ میگزین - ۸ مسکین فنڈ ۵ کالج فنڈ نام اور پتہ ندارد ہے اب اگر تقسیم کی جائے تو کسطرح اور کس صاحب کے نام یہ روپیہ لکھا جاوے - ایک اور کوپن میں ہے کہ للعہ اشاعت میگزین کیلئے بھیجے جاتے ہیں نام عبد المجید بی - اے درج ہے مگر پتہ ندارد اول تو میگزین کا روپیہ براہ راست بنام منیجر آنا چاہئے اب دوسری دقت یہ ہے کہ رسید کس کو بھیجیں ایک تیسرے کوپن میں ہے چندہ لنگر ماہ اکتوبر و نومبر ارسال ہے قبول فرمایا جاوے عاجز عطاء اللہ - رقم چندہ درج نہیں نہ کوئی تفصیل ہے نہ فرستندہ کا کوئی پتہ ہے - ایک اور کوپن میں درج ہے کہ چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اسقدر ارسال ہے مگر تفصیل نہیں کہ لنگر خانہ کا کسقدر ہے اور مدرسہ کا کسقدر اور کس کس مہینہ کا پھر نام درج ہے - پتہ ندارد - ایک کوپن بالکل خالی ہے غرضیکہ سوائے ایک کوپن کے کسی پر کچھہ بھی نہیں کسی پر پتہ نہیں کسی پر تفصیل نہیں غرضیکہ ایسی صورتیں میں کوپن آتے ہیں کہ حساب کتاب صاف نہیں بن سکتا - پس بندہ ہر ایک دوست جو چندہ بھیجے کوپن پر اپوری رقم - اپنا نام اور پتہ بہ تفصیل کہ کس مد کا چندہ ہے کس ماہ کا ہے سب دیا کریں تا حساب صاف رہ سکے - الراقم - محمد علی -

عید آگئی اور اظہار مروت کا وقت آگیا

خدا کا شکر اور اسکی حمد ہے کہ اس نے پھر ایک موقع خدمت کا ہمیں دیا یعنی عید الفطر قریب آگئی ہے - سیالکوٹ کی جماعت جو سابق بالخیرات ہونیکی بڑی حریص ہے اور خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں یہ خواہش اور آرزو ہو (آمین) کی یہ نیک اور مبارک تحریک ہمیشہ عزت اور قدر کی نظر سے دیکھی جائیگی - جو اسنے عید فنڈ کے نام سے کئی سال ہوئے کی تھی اور عملی طور پر اس تحریک کو شروع کیا تھا - ہرچند اس تحریک پر عمل ہو رہا ہے لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ جس دستور و انتظام کے ساتھہ اسپر عمل ہونا چاہئے ابھی تک وہ بات پیدا نہیں ہوئی اسلئے کہ عید فنڈ کی تعریف ہے ایک روپیہ تعلیم الاسلام سکول کی عام اغراض کیلئے منجملہ دیگر مصارف عید کے اپنے اوپر لازم سمجھے - پس اس لحاظ سے اگر تین لاکھہ کی جماعت میں سے پانچ ہزار آدمی بھی اس تجویز پر عمل کر لیتے تو عیدین کا عید فنڈ مدرسہ کی عام ضروریات کیلئے کسی مزید چندہ کی ضرورت نہ رہنے دیتا - لیکن ایسا نہیں ہوا - اسلئے میں اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس عید پر عید فنڈ کی تکمیل کا حتمی عہد کر لیں اور اپنے گاؤں اور شہر کی جماعت کو خصوصاً اس ضرورت سے آگاہ کریں اور خود عید فنڈ کا روپیہ وصول کرکے امین مدرسہ کے نام بھیجدیں - الحکم کے ایک ہزار خریدار اگر پانچ پانچ دوسرے بھائیوں سے بھی عید فنڈ وصول کریں تو پانچ ہزار وہ دے سکتے ہیں - مگر اس کے لئے محنت اور توجہ کی ضرورت ہے - یاد رکھو کہ یہ مدرسہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کے سلسلہ کی خاص اغراض میں کا ایک جزو ہے اسلئے اسکی تکمیل ان مقاصد کی تکمیل ہے - پس ایسے وقت جبکہ محض ذاتی آسائش اور خوشیوں کیلئے بیسیوں اور صدہا روپیہ خرچ کرتے ہو کیا اللہ تعالیٰ کے لئے ایک روپیہ بھی الگ نہیں کر سکتے ؟

میں امید کرتا ہوں کہ اس عید پر آئے ہوئے عید فنڈ میں گذشتہ سالوں کی نسبت نمایاں ترقی ہوگی - انشاء اللہ العزیز - اور قوم اس فنڈ کی تکمیل کے لئے پوری سعی کریگی -

اس کے علاوہ یہہ بھی یاد رہے کہ صدقۃ الفطر مساکین فنڈ کیلئے بھیجا جائے اور روپیہ بھیجتے وقت صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی جدا جدا تصریح کر دی جاوے ملایا نہ جاوے کیونکہ مساکین فنڈ کا روپیہ بالکل الگ رکھا جاتا ہے اور اسی غرض کے لئے خرچ کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟

یقیناً کوئی شخص نہیں ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اسکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟

حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میری کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائیں جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی - اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بھی جاتے ہیں - لکڑی کے صندوقوں کے مقابلہ میں یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور بہ زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر میں ہر طرح سے آسانی کے ساتھہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہیں چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس میں کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکوں کی تجارت کرتے ہیں وہ اکھٹے منگوائینگے تو ان کے ساتھہ خاص رعایت بھی کیجائے گی مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو - درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو - بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجائیگی -

تمام درخواستیں بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے - فقط

درخواست دعا - منشی محمد دین صاحب مدرس مہلا چک کا بچہ چند یوم سے بیمار ہے اسکے لئے دعا کی ضرورت ہے - ناظرین سے گذارش ہے کہ وہ بچے کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرماوے - آمین ثم آمین -